صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2014 بمطابق 20 شعبان 1435 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

وَقَالَ ٱلۡمَلِكُ ٱئۡتُونِی بِهِۦۤ أَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِی ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَكِینٌ أَمِینٌO قَالَ ٱجۡعَلۡنِی عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلۡأَرۡضِ ۖ إِنِّی حَفِیظٌ عَلِیمٌO وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوسُفَ فِی ٱلۡأَرۡضِ یَتَبَوَّأُ مِنۡهَا حَیۡثُ یَشَآءُ ۚ نُصِیبُ بِرَحۡمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِیعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِینَO وَلَأَجۡرُ ٱلۡأَخِرَةِ خَیۡرٌ لِّلَّذِینَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ یَتَّقُونَ۔

(ترجمہ): بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔ پھر جب ان سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحبِ اعتبار ہو۔(یوسف نے) کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیئے کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں۔ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔ وآخِرُالدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2014-15 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔مفتی صاحب، تا نہ مخکښې بہ چې دے نو دې میډم لہ بہ ځکہ موقع ورکړو چې دا دوہ درې ورځې غیر حاضرہ هم وہ کنہ، نوپریږدہ چې دا پکښې بسم اللہ اوکړي۔ (تالیاں) نکہت اورکزئی۔

محترمہ نکہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے یہاں پہ ہمارے جو وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سراج لحق صاحب سر! ایسی میٹھی گولیاں دیتے ہیں اوراس میں پورا زہر بھرا ہوتا ہے لیکن وہ بندہ ایسے کھاجاتا ہے کہ اس کے مرنے کا پتہ بھی نہیں چلتا ہے اور وہ اللہ کے پاس پہنچ چکا ہوتا ہے لیکن کھاتا بڑا شوق سے ہے۔ سر، اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی لئے اپنی جماعت کا امیر بھی بنادیا کیونکہ یہ ان کی جو زبان ہے، وہ بہت میٹھی اور بہت ہی زیادہ ان کے پاس جو مٹھاس ہے لیکن عمل جو ہے جناب سپیکر صاحب! عمل میں اور گفتار میں تھوڑا سا تضاد ہے جس میں شاید یہ 62، 63 پہ بھی آتے ہیں کیونکہ انہوں نے کہیں پہ کچھ ایک فگرز دیئے ہوئے ہیں، کہیں پہ دوسرے، بہر حال میں بجٹ پہ آؤں گی جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر صاحب! یہ بجٹ کی کاپی ہے اور جناب سپیکر صاحب! ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ کسی یعنی کسی بہت ہی ایسے ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے کہ جس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ اس قسم کی کاپی کو Stiple کرکے اور آخری وقت میں آپ نے دیکھا کہ میڈیا نے بھی اس پہ واک آؤٹ کیا، ہماری بھی اس پہ بات ہوئی۔ پھر اس کے بعد جناب سپیکر صاحب! یہ جو یہاں پہ کہتے ہیں ناکہ کوئی، این جی اوز جب بناتی ہیں کوئی بجٹ تو وہ جب ہم لوگ سیمینار میں جاتے ہیں تو وہ Attraction کیلئے اس قسم کی یہ تمام چیزیں دے دیتی ہیں کہ مطلب این جی او کی جب وہ ہوتی ہے (تالیاں) تاکہ لوگ Attract ہوں اور سیمینار وہ Attend کریں۔ تو لگتا مجھے یہ ہے کہ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے نہیں بنایا، یہ کسی این جی او نے یہ بجٹ بنایا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! پھر یہاں پہ جب بات ہوتی ہے، میں صرف جناب سپیکر صاحب! اپنے جو خیالات ہیں جو کہ اس ہاؤس میں میں پچھلے گیارہ سال سے ہوں اور گیارہ سال سے جناب سپیکر صاحب! جب وہاں سے کوئی بات ہوتی ہے تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آرٹیکل 25 کے (حوالے سے)

کرامت اللہ چغرمٹی صاحب سے، آپ لوگوں سے میں نے رولنگ لی اور کورٹ میں جب بھی کوئی ایسا کوئی حکم آتا ہے، جب جج صاحبان دیتے ہیں تو وہاں پہ بھی آرٹیکل 25 کو Quote کیا جاتا ہے کہ جس میں Equality of citizens ہے اور Equality of citizens میں یہ ہے کہ جب کوئی بھی عورت، کوئی بھی مینارٹی کا کوئی بھی بندہ، میل یا فیمیل جب اس چاردیواری کے اندر آجاتے ہیں تو وہ پھر 'الیکٹڈ' لوگ کہلاتے ہیں، پھر وہاں پہ یہ Constituencies 99 جو ہمارے KPK کی ہیں، یہاں سے جب بھی کوئی بات ہوئی، چیف منسٹر نے بات کی، سراج الحق صاحب نے بات کی، شاہ فرمان صاحب نے بات کی، ان سب نے یہی کہا، Constituencies 99 میں سے مینارٹی کو اور عورتوں کو، سب کو نکال باہر کیا کہ یہ تو کوئی 'الیکٹڈ' لوگ ہی نہیں ہیں جبکہ جب سی ایم کے ووٹ کا وقت آتا ہے، جب سی ایم ووٹ لیتا ہے تو ہر فیمیل، ہر مینارٹی کے پاس، جب سپیکر صاحب کا ووٹ ہوتا ہے، جب ڈپٹی سپیکر کا ووٹ ہوتا ہے، ہمیں اس وقت ممبران صوبائی اسمبلی سمجھا جاتا ہے لیکن جب بجٹ کی باری آتی ہے جناب سپیکر صاحب!، بجٹ پہ آؤں گی، جب بجٹ کی باری آتی ہے تو یہ آپ اگر صفحہ نمبر 25 نکالیں، 23 نکالیں جناب سپیکر صاحب، تو جناب سپیکر صاحب! ٹوٹل بجٹ ہے 404 ارب، 404 ارب روپے میں، جناب سپیکر صاحب! 52 پرسنٹ پورے پاکستان کی اور ظاہر ہے کے پی کے کی بھی آبادی جو ہے، وہ 52 پرسنٹ ہے جس میں کہ ماں قدموں تلے جنت، بیٹی جو باپ بھائیوں کیلئے عزت کا ایک جو ہے، تو وہ جیسے سراج الحق صاحب نے اپنی تقریر میں، یہ دوسری دفعہ ہے، پچھلے بجٹ میں بھی یہی بات تھی اور اس بجٹ میں بھی تھا کہ جیسے پشاور کے پی کے کے سر کا جھومر ہے تو اسی طرح بیٹی بھی خاندان کے سر کا جھومر ہے۔ بہن اور بیوی جو کہ وزیر خزانہ بھی ہیں، جو کہ سوشل ویلفیئر کی منسٹر بھی ہیں گھر میں، جو وزیر داخلہ بھی ہیں، جو سب کچھ ہے لیکن اس کے باوجود جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ خیبر پختونخوا کی جو مینڈیٹ والی پارٹی ہے جن کو زیادہ تر خواتین نے ووٹ دیا، ان کیلئے جناب سپیکر صاحب! سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کیلئے یہ ذرا ایک پوائنٹ ہے کہ 404 ارب کے بجٹ میں ترقی خواتین کیلئے ایک ارب 11 کروڑ 51 لاکھ 27 ہزار روپے، چلیں جی میں نے ساری مینارٹی اور وہ سارا، اس میں جناب سپیکر صاحب! وہی جیسے میں نے تین بتایا کہ سماجی بہبود کی بھی وزیر ہے، وزیر داخلہ بھی ہے، جناب سپیکر صاحب! اس کو تو یکسر میں مسترد کرتی ہوں کہ یہ بجٹ خواتین کی ترقی کیلئے

جب ہے ہی نہیں، جب خواتین کی Awareness نہیں ہوگی، جب خواتین کی ترقی نہیں ہوگی، جب خواتین کیلئے کچھ کام نہیں ہوگا، جب خواتین کو مشاورت میں شامل نہیں کیا جائیگا، جب خواتین کو کوئی Development scheme نہیں دی جائیگی، جب خواتین کو پبلک ہیلتھ میں مشاورت سے، ان سے مشورے نہیں لیے جائینگے، کہاں کی ترقی آپ کہتے ہیں؟ صرف اس کی کہ آپ کو ووٹ ملے، آپ چیف منسٹر بنیں اور پھر آگے آپ پرائم منسٹر کیلئے طلبگار ہوں؟ اس بجٹ کو تو میں جناب سپیکر صاحب! خواتین کیلئے فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے یکسر ٹوٹل طور پہ مسترد کرتی ہوں کیونکہ جناب سپیکر صاحب! یہ سب سے بڑی بات ہے کہ:

بدلنا ہے تو مے بدلیں نظام مے کشی بدلیں　　و گرنہ ساغر و مینا بدل جانے سے کیا ہوگا

یہ سر! نہیں ہے کہ بس صرف الفاظ کی ہیرا پھیری جناب سپیکر صاحب، آپ پچھلے سال کا بجٹ دیکھ لیں، بڑے بڑے دعوے ہوئے یہاں پہ، بڑی بڑی یہاں پہ کہانیاں سنیں، صرف اور صرف جناب سپیکر صاحب! ہائر ایجوکیشن کے منسٹر کو حالانکہ وہ بھی منسٹر نہیں ہیں، ایڈوائزر ہیں، (قطع کلامی) ابھی منسٹر بنے ہیں، Sorry، ابھی منسٹر ہیں-----

(شور اور قہقہے)

جناب سپیکر: منسٹر ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: پہلے ایڈوائزر تھے، پہلے ایک سال ایڈوائزر رہے ہیں جی-----

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا کیا مطلب-----

محترمہ نگہت اورکزئی: پہلے ایڈوائزر رہے ہیں، Sorry میرے ذہن میں ہے کہ شاید ابھی بھی وہ ایڈوائزر ہیں-----

جناب سپیکر: ویسے آپ کی مشتاق غنی کے ساتھ لگتی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، نہیں جی، میرے بہت اچھے کولیگ دو Tenures میں رہ چکے ہیں اور میرے جنرل سیکرٹری تھے، میں ان کی سیکرٹری انفارمیشن تھی، ہم دونوں نے ہی پارٹیاں بدلی ہیں، میں پیپلز پارٹی میں آئی ہوں اور یہ میرا خیال ہے انکی　(قہقہے)　اور یہ ان کی تیسری بار ہے،

(تالیاں) پہلے تحریک انصاف میں تھے، پھر اس کے بعد کیو میں آئے اور اب پھر تحریک انصاف میں ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر کو میں مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ صرف ایک محکمے میں 108 پرسنٹ جو ہے، وہ بجٹ لگا یعنی اپنے بجٹ سے بھی انہوں نے تجاوز کیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن میں کوئی کام ہو رہا ہے، باقی تمام جتنے بھی آپ محکمے دیکھ لیں جناب سپیکر صاحب! اس میں آپ نے تمام فنڈ واپس کیا۔ چونکہ میں بجٹ کی اس تقریر کو مسترد کر چکی ہوں اس لئے میں اس پہ بات ہی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ بڑی بڑی باتیں ہوئی ہیں اور یہاں پہ یہ ہوا کہ کے پی کے کو ہم لوگوں نے یہ کرنا ہے حالانکہ جناب سپیکر صاحب! پولیس کیلئے بہت کچھ ہونا چاہیے تھا، وہ میں اپنی کٹ موشن پہ بات کروں گی۔ یہاں پہ بم ڈسپوزل سکواڈ کیلئے بہت کچھ ہونا چاہیے تھا، سلوٹ کرتی ہوں، دیکھا نہیں ہے، نہ ان سے ملی ہوں لیکن جب مجھے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ بیچارے جاتے ہیں اور ہاتھوں سے وہ جو گاڑیاں ہیں، ان کو وہ کسی طریقے سے ناکارہ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ان کے تمام ڈیپارٹمنٹ کو میں سلوٹ پیش کرتی ہوں کیونکہ ان کے پاس کوئی جدید ترین کسی قسم کی کوئی سہولیات نہیں ہیں جناب سپیکر صاحب! اور تمام باتوں پہ آئے، افغانستان کی سمز کے بارے میں آئے، دہشت گردی پہ آئے اور جناب سپیکر صاحب! تین چار باتوں پہ میں اپنی جو میری سپیچ ہے، سپیچ میں نے اس لئے کی تھی کہ میں صرف یہ بتانا چاہتی تھی کہ تحریک انصاف کی حکومت کا یہ حال ہے کہ جتنا بجٹ انہوں نے خواتین کیلئے رکھا، جناب سپیکر صاحب! اس وقت میں آپ کے توسط سے اپنی پوری قوم، میڈیا، پاکستان کے جتنے بھی صوبے ہیں، چاہے وہ صوبہ سندھ ہے، چاہے وہ صوبہ بلوچستان ہے، چاہے وہ صوبہ پنجاب ہے، چاہے وہ صوبہ کے پی کے ہے جناب سپیکر صاحب! اس وقت میری افواج پاکستان بارڈرز پہ اور شمالی وزیرستان میں ان درندوں کے خلاف نبرد آزما ہے جناب سپیکر صاحب! اس وقت ہم سب لوگوں نے ان کا ساتھ دینا ہے جناب سپیکر صاحب! ہم نے سازشیں نہیں کرنی ہیں، یہ اقتدار آنی جانی چیز ہے، یہ بجٹ، آپ کی کرسی، یہ تمام اسمبلی، سراج الحق صاحب، چیف منسٹر صاحب، شہرام خان، سکندر خان صاحب، یہاں پہ بیٹھے ہوئے اپوزیشن لیڈر لطف الرحمن صاحب، محمد علی شاہ باچا، نلوٹھا صاحب، اس وقت تک جناب سپیکر صاحب! یہ اس وقت تک ممکن ہو سکے گا کہ یہ اس ہاؤس میں اپنی سیٹوں پہ بیٹھے رہیں کہ ہم

لوگوں نے اس پاکستان کو بچانا ہے جناب سپیکر صاحب، میں شور سن رہی ہوں، ایک چیز کہ فلاں نے یہ کردیا، فلاں نے وہ کردیا، فلاں نے یہ کردیا، اس وقت جناب سپیکر صاحب! ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے، ہمیں اتفاق کی ضرورت ہے، ہمیں ایک دوسرے کی Leg pulling کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں جمہوریت کو Derail کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، سازشوں کو بے نقاب کرنا ہے، سازشوں کو ناکام کرنا ہے اور جس کو بھی پاکستان کے لوگوں نے، جو پانچ سال گزاریں گے اور اپنی کارکردگی کو سامنے لیکر آئیں گے، وہ پھر پرائم منسٹر بھی بنیں گے، وہ پھر چیف منسٹر بھی بنیں گے، وہ پھر وزیر بھی بنیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! میں ان تمام فورسز کو جو اس وقت جمہوریت کو Derail کرنے کیلئے یکجا ہوئی ہیں، ان کو میں تنبیہہ کرتی ہوں، خدا کیلئے یہ پاکستان ہم لوگوں نے بڑی مشکل سے بنایا ہے، یہ ہمارے بڑوں نے قربانیوں سے بنایا ہے، بہت سی عورتوں کی عصمتیں لٹی ہیں، بہت سے بچے یتیم ہوئے ہیں، خدا کیلئے ان کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے اپنی پرائم منسٹر شپ کو پس پشت ڈال دو، امیر المومنین کا جو لقب ہے، اس کو پیچھے ڈال دو اور اس وقت پاکستان کے لوگوں کے ساتھ یکجہتی اور یگانیت کا ثبوت دیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں سے اتفاق کا اور یہاں سے پاکستان کی افواج پاکستان کے جو لوگ شہید ہو رہے ہیں، ان دہشت گردوں، ان درندوں کے خلاف جو نبرد آزما ہیں، ہمیں ان کے ساتھ کھڑا ہونا ہے اور کسی قسم کی سازش کا حصہ نہیں بننا ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! اسی کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ قال رسول اللّٰه ﷺ أَلا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو مشکور یم، د غې ایوان کښې موږ نه مخکښې معزز ممبرانو، جعفر شاه صاحب، سکندر صاحب او د اسې نورو مشرانو د بجټ حوالې باندې د اسې خبرې او کړې چې غالباً هغې نه بعد د نور بحث او د ډیرو اوږدو تقریرونو کولو ضرورت نه دے پاتې۔ جناب سپیکر صاحب، بجټ د هرې پارټئ د حکومت هغه ثمره وی، هغه پهل وی، هغه متهاس وی چې هغې د پاره د غه خلقو دا حکومت منتخب کړے وی او د حکومت چې څومره رعايا ده، د دغې رعائې امیدونه بجټ سره وابسته

وی چې حکومت به مونږ ته څه مراعات دغې بجټ کښې راکوی خو جناب سپیکر صاحب! زه به دغه بجټ نه مخکښې په تیر بجټ باندې یوه خبره اوکړم ضروری، کیدې شی ډیر ممبران داسې وی زما په شان جناب سپیکر صاحب! چې ما ته کومې روپۍ ملاؤ دی، ما 40 لاکھ روپۍ اوسه پورې لګولې دی، په دغه کروړونو، اربونو کښې، بله یوه روپۍ اوسه پورې زمونږ نه ده لګیدلې او ډیر ممبران به زه وایم چې دغې اسمبلۍ کښې داسې وی چې هغوی سره به هم دا معامله روانه وی۔ جناب سپیکر صاحب! که بجټ پاس کیږی خو ادارې پیسو لګولو کښې تعاون نه کوی، زما به دا خیال وی چې بیا د دغې بجټ پاس کولو نه به نه پاس کول مطلب دا دے ښه وی او خلقو ته به امیدونو په ځائې باندې نا امیدی ښه وی۔ جناب سپیکر صاحب، هغه یو ډیر اوږد فهرست جعفر شاه صاحب تاسو ته ټول بیان کړو، دې ټولو ممبرانو واوریدلو، جناب سپیکر صاحب! اول خو په دغه بجټ کاپۍ باندې لکه نګهت بی بی اووئیل، زه ډیر د افسوس اظهار کوم چې د یو حکومت د دلچسپۍ دا حال وی، یو حکومت بجټ په داسې طریقې باندې تیاروی چې هغې سره به د صحیفو په شان باندې مطلب دا دے بیا مینځ کښې په سټیپلرو باندې پاڼې لګوی جناب سپیکر صاحب! زه وایم چې دا د حکومت د دلچسپۍ او د حکمرانۍ د حق د ادا کولو به جناب سپیکر صاحب! دا اول مظهر وی او دې نه جناب سپیکر صاحب! دا واضحه کیږی چې حکومت د بجټ د پاره څومره تیاری کړې ده چې د بجټ تقریر تیار شو، هغې نه بعد بیا مطلب دا دے سټیپلرو سره پاڼې ورباندې لګوی چې دا به مونږ صوبائی اسمبلۍ ته اوړو، زما به میډیا ملګرو ته دا درخواست وی چې دغه بجټ تقریر په میډیا باندې اوښائی خلقو ته چې دا د صوبائی حکومت د بجټ تیارولو کښې دا دلچسپی ده او دغه طریقه باندې دا بجټ بک تیار شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب، زه د دغې بجټ کتاب او د تیر بجټ کتاب د منسټر صاحب او د جماعت اسلامی امیر صاحب توجه یو دوه خبرو طرف ته اړول غواړم۔۔۔۔۔

<u>جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}</u>: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک رولنگ کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اس ایوان میں سرکار کی کارکردگی، وزیر کی کارکردگی ڈسکس ہوگی، پارٹی کا نام نہیں لیا جائے گا نہ پارٹی کو ڈسکس کیا جائے گا، یہ چیئر کی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: بالکل بالکل، یہ سارے لیڈرز ہمارے لئے محترم ہیں اور گورنمنٹ کے حوالے سے آپ اپنا وہ کر سکتے ہیں۔

مفتی سید جانان: سر! میں نے میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں کی ہے، یہ ہمارے محترم ہیں اور جماعت اسلامی کا امیر ہے اور ایک بہت بڑی مذہبی پارٹی کا امیر ہے، ہم اس کو بڑے احترام سے دیکھتے ہیں سارے۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

مفتی سید جانان: میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی ہے، منسٹر صاحب کی اگر دل آزاری ہوگئی تو میں معذرت چاہتا ہوں ان سے۔ جناب سپیکر صاحب! خو دا خو به جناب سپیکر صاحب! زما حق وی، دا خو به وایم، دا کتاب خو تاسو را کړے دے جناب سپیکر صاحب! دې نه خو به منسټر صاحب دغه نه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! دریم نمبر باندې لیکی۔ ہماری حکومت جمہوریت پر یقین رکھتی ہے، ہم نے اقتدار میں آنے پر مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست اور نبی مہربان ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے عہد زریں کو اعلیٰ ترین نمونے کے طور پر سامنے رکھا ہے۔ زه جناب سپیکر صاحب! ډیر بحث نه کوم، جناب سپیکر صاحب! اے ډی پی کښې 147 روډونه دی او147روډونو کښې جناب سپیکر صاحب! 1753ملین روپئ نوشهره ته ئے ورکړې دی او 1615دیر لوئر او اپر ته ورکړې دی، 850 جناب سپیکر صاحب! دا صوابئ ته او 940 جناب سپیکر صاحب! دا ئے سوات ته ورکړې دی۔ جناب سپیکر صاحب! زما به دا ګزارش وی چې آیا رسول اللهﷺ ته چې څومره بیت المال ته شیان راغلی دی، هغویﷺ د خپلې رعائې په دغه طریقه باندې خیال ساتلے دے؟ هغویﷺ خپلې رعائې سره دا کړی دی چې مدینې منورې کښې دا یوه ګلئ ده او دا یوه محله ده، د دې بیت المال کښې دومره حصه وی او دا بله ګلئ ده مدینه منوره کښې، د دې به بیت

المال کبنې دومره حصه وی؟ جناب سپیکر صاحب، زه وایم چې داد مدینې منورې درسول اللهﷺد اصولو نمونه نه ده، که زه اووایم چې دا خو جناب سپیکر صاحب! دا به نه وی هغه ځکه چې جناب سپیکر صاحب! 1753 ملین او دا ټول جناب سپیکر صاحب! چې راجمع کړې، 5158 ملین جناب سپیکر صاحب! دا ځلورو ضلعو ته ملاؤ دی، ځلورو ډویژنو ته او جناب سپیکر صاحب! د هغې په مقابله کبنې جنوبی اضلاع جناب سپیکر صاحب! جنوبی اضلاع هغه اضلاع دی چې هغه تا ته بجټ کبنې دویم نمبر باندې آمدن درکوی، جناب سپیکر صاحب! مرکزی ټیکسونو نه 227 ارب 12 کروړ12لاکھ روپئ ملاؤ دی، گیس رائلټی جناب سپیکر صاحب! دویم نمبر کبنې ده، 29 ارب 26 کروړ 34 لاکھ 51 هزار روپئ جناب سپیکر صاحب! تا ته درکړې دی۔ د دې په بدله کبنې جناب سپیکر صاحب! ټوټل جنوبی اضلاع ته ډیره اسماعیل خان نه اونیسه تر هغه د هنگو اخری سره پورې جناب سپیکر صاحب! 2105 ملین روپئ تا ورته ورکړې دی، چرته 5158 ملین او جناب سپیکر صاحب! چرته 2105 ملین، زه جناب سپیکر صاحب! مونږ او تاسو به دا خبره فراموشه کړو جناب سپیکر صاحب! مونږ به څه اونه وایو خو راتلونکی وخت کبنې به خلق وائی چې د وسائلو منصافانه تقسیم نه دے هغه خلق چې د انصاف په نوم باندې راغلی وو، هغه خلق چې هغوی به دوئ وئیل چې زمونږ د پاره مشعل راه د رسول اللهﷺ زریں اصول او د خلفائې راشدینؓ طریقه کار به وی جناب سپیکر صاحب! خلق به وائی چې دا انصاف نه دے، دا د رسول اللهﷺهغه زریں اصول نه دی جناب سپیکر صاحب۔ تیر بجټ کبنې جناب سپیکر صاحب! یوه خبره شوې وه، هغه خبره جناب سپیکر صاحب! دا وه، نمبر 5 باندې ئے لیکلی دی جناب _*اس معزز ایوان کی وساطت سے دنیا بھر اور پاکستان کے عوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری مخلوط حکومت کیلئے ریاست مدینہ کا نظام مشعل راہ رہے گا*_ جناب سپیکر صاحب! دا د رسول اللهﷺمشعل راه نه ده او جناب سپیکر صاحب! په 9 نمبر باندې لیکی_ *ہماری مخلوط حکومت کی ترقیاتی ترجیحات کا محور تین رہنما اصول رہیں گے، غربت کا خاتمہ، محروم عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت کی فراہمی اور پسماندہ اضلاع کو ترقیافتہ اضلاع کے برابر لانا*_ جناب سپیکر صاحب! دغې صوبې کبنې دوه

ضلعې ضلع هنگو او ضلع کرک هغه ضلعې دی چې ستا د صوبې دویمه حصه د بجټ تا ته دا ضلعې درکوی خو جناب سپیکرا! زه ډیر مایوسئ سره دا خبره کوم چې هنگو هغه ضلع ده چې شپږو کالو نه مسلسل جنگ کښې راروانه ده، دهشت گردئ مد کښې فنډ راغلو دا ضلعې محرومه او اوس خپل وسائل جناب سپیکر صاحب، خپل وسائلو کښې مونږ محروم ساتلی کیږو۔ جناب سپیکر صاحب! زه اخر کښې دا گزارش کوم چې دا بجټ د وسائلو منصفانه تقسیم نه دے او زه دا نه وایم جناب سپیکر صاحب! یو سړے په خزانه باندې ناست دے، یو سړے د هیلتھ منسټر دے، یو سړے د ایجوکیشن منسټر دے، هغه د خپلې حلقې ته خا مخا ترجیح ورکوی خو داسې خو هم نه دی پکار چې "میم زبر ما ټوله زما"، جناب سپیکر صاحب! دا انصاف نه دے، (تالیاں) زه جناب سپیکر صاحب! زه په دغه خبرو باندې صرف دامې تاسو ته د خپلو وعدو یاد در کولو د پاره جناب سپیکر صاحب! دا څو خبرې اوکړلې چې ما وئیل چې کیدې شی هغه وعدې درته یادې شی که هیرې وی، دا بجټ تقریر مې درته ځکه راوړے وو، ما وئیل چې کیدې شی دې طرف ته توجه واړوئ۔ جناب سپیکر صاحب! مونږ خو څه نه وایو خو راتلونکی نسلونه او زه قسم خورم زه به دا بجټ تقریرونه اوړم او دا اے ډی پی به اوړم، زه به جمعه کښې خطیبانو ته ورکوم او زه به خلقو ته وایم چې دا (تالیاں) او دا ورته نه وایم چې بې انصافی شوې ده، ورته وایم چې د انصاف او بې انصافئ فیصله په تاسو ده چې که دې ته انصاف وایئ او بې انصافی وایئ جناب سپیکر صاحب؟ مهربانی، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ بجٹ میں بڑی سیر حاصل بحث ہو رہی ہے اور گزشتہ دو تین تین دن سے ہمارے اپوزیشن کے بھائی بڑی تیاری سے آرہے ہیں اور نکتے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں ہمارے بجٹ کے اندر سے لیکن جناب سپیکر! ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ جو بجٹ جسے ہم متوازن بجٹ کہتے ہیں، جسے ہم غریب دوست بجٹ کہتے ہیں، جسے ہم عوام دوست بجٹ کہتے ہیں، جسے بیوروکریسی نے تیار نہیں کیا، اس ایوان کے سارے

لوگوں کو بار بار On board کیا گیا، ہم سب کا اس میں Input شامل ہے، پی سی میں ایک میٹنگ ہوئی اور جس دن آپ نے یہاں سے اناؤنس کیا تھا کہ تمام ایم پی ایزاس میں شامل ہوں، جو ایم پی ایز وہاں پر آئے، انہیں بھی بریفنگ دی گئی اور ان سے بھی تجاویز اس پہ لی گئیں، تو مطلب تو یہ ہوا کہ ہم سب نے Collective effort سے یہ بجٹ تیار کیا ہے اور آپ میڈیا پہ دیکھیں، سوشل میڈیا کے اوپر، آپ چوکوں، چوراہوں اور بازاروں میں لوگوں کی ڈسکشن دیکھیں، ہر شخص اس بجٹ کی تعریف کر رہا ہے کہ مشکل حالات کے اندر پی ٹی آئی کی کولیشن گورنمنٹ نے ایک ایسا بجٹ دیا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے نمائندے جناب اسحاق ڈار منسٹر فنانس، ہفتے کے دن شام کو یہاں بجٹ پیش ہوتا ہے تو اسی شام وزیر خزانہ صاحب کو مرکزی وزیر خزانہ فون کر کے فون پہ مبارکباد دیتے ہیں، (تالیاں) جناب! ان حالات میں اس سے بہتر عوامی بجٹ کوئی پیش ہی نہیں کر سکتا اور کل قومی اسمبلی کے فلور پہ اسحاق ڈار صاحب نے پھر اس کی تعریف کی کہ سراج الحق صاحب نے اس حکومت کا جو بجٹ پیش کیا، وہ قابل تحسین ہے۔ (تالیاں) تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں، ہم سب بھائی ہیں، ہمیں تعمیری تنقید ضرور کرنی چاہیے، جہاں سے ہم سے کوئی خرابی، کوئی خامی رہ گئی ہے، اس کو اب بھی درست کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ہم نے کوئی بے جا تنقید نہیں کی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: No interruption, please; no interruption, please، ہم نے آپ کی سپیچز میں کوئی Interruption نہیں کی، ذرا حوصلہ، ذرا حوصلہ میری بات بہن! حوصلہ۔ آپ کی بات کا بھی جواب دوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! میڈم! گزارہ، گزارہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارا۔۔۔۔

جناب سپیکر: گزارہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اور ہم نے ہمیشہ اپنے ساتھیوں کی آراء کا احترام کیا، اس کو ہم ویلکم کہتے ہیں اور اس بجٹ کیلئے آپ کو بار بار On board لینے کی کوشش کی گئی، سو یہ کہنا کہ یہ بجٹ الفاظ کا ھیر پھیر ہے، اس میں عوام کیلئے کچھ رکھا ہی نہیں گیا ہے، جیسے کل میرے محترم بھائی شیر پاؤ صاحب نے کہا کہ پچاس باون

ارب روپیہ تو ہے ہی نہیں، جناب سپیکر! جن پیسوں پہ ہماراClaim ہے، فیڈرل گورنمنٹ نے سراج الحق صاحب کے ساتھ، ہمارے صوبے کے ساتھ یہ کمٹمنٹ کی ہے کہ یہ جو پیسے آپ کے بیلنس رہتے ہیں، 12ارب روپے نٹ ہائیڈل پرافٹ کے، وہ بھی آپ کو دیں گے۔ تو یہ ہمارا حق ہے، یہ ہم خیرات تو کسی سے نہیں مانگ رہے اور اس طرح یہ سارے پیسے جن کا انہوں نے کل ذکر کیا، اگر ہم بجٹ میں نہ لائیں ان کو، تو کیا ہم فیڈرل گورنمنٹ کے سامنےHands up ہو جائیں کہ ہمیں آپ کے پیسے، ہمارا توClaim ہی ختم ہو جائے گا۔ سو وہ پیسے بھی ملیں گے اور ہماراClaim بھی موجود ہے اس بجٹ کے اندر۔ جناب سپیکر، جب ہم نے حکومت سنبھالی تو ہمیں ہر طرف جو چیزیں وراثت میں ملیں، اقرباء پروری نظر آئی، کرپشن کے سمندر نظر آئے، ہمیں ہر طرف ایسا نظام نظر آیا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہماری گورنمنٹ جو ہے ایک مکڑی کے جال کے اندر پھنس گئی ہے، ہر طرف کرپشن، ہر طرف میرٹ کیViolation، نوکریاں بکنے کا کلچر، ایک عجیب صورتحال تھی۔ ہماری گورنمنٹ نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم اس کرپشن اور اس سسٹم کے خلاف جہاد کریں گے اور پھر ہم نے عہد کیا کہ:

ے دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

ہر ڈیپارٹمنٹ کے پیچھے ہم پڑ گئے، ہر ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے ٹھیک کیا، ہر جگہ ہم نے اپنے گروپس بنا دیئے، ہماری کمیٹیز قائم ہو گئیں اور ہم نے یہ عہد کیا کہ ہم اس کرپشن کے خلاف ہر محاذ پہ لڑیں گے اور جہاد کریں گے۔ ہمارے دوستوں کو۔۔۔۔۔

آوازیں: یہ شعر دوبارہ پڑھ لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آخر میں پھر پڑھ لوں گا۔ ہمارے دوستوں کو آرٹی آئی نظر ہی نہیں آرہی، Bad governance اتنی تھی جناب! اس صوبے میں کہ پہلا فیصلہ یہ کیا گیا کہ ہم گڈ گورننس کوEnsure کریں گے، اب وہ کاغذوں میںEnsure نہیں ہو سکتی تھی، کہنے سےEnsure نہیں ہو سکتی تھی، اس کیلئے یہ سارے اقدامات آپ کے سامنے ہوئے ہیں۔ اطلاعات تک رسائی کا کمیشن بنا، وزیراعلیٰ ہاؤس میں شکایات سیل قائم کیا گیا، خدمات تک رسائی کا کمیشن قائم ہوا، Conflict of Interests آپ کے

سامنے آگیا، احتساب کمیشن بن گیا، Public Procurement Authority بن گئی، ان تمام اقدامات کا مقصد یہ تھا کہ بدعنوانی، رشوت ستانی، اقرباء پروری اور کمزور احتسابی نظام کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا۔ جناب سپیکر، جعفر شاہ صاحب ہمارے بھائی ہیں، ابھی نہیں ہیں، انہوں نے زیرو زیرو کہہ کے ہمیں زیرو ثابت کرنے کی کوشش کی، کاش کہ وہ ابھی یہاں پہ ہوں۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: میں ادھر موجود ہوں۔(حزب اقتدار کی مسند پر تشریف فرما تھے)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اوہ اچھا، آپ ادھر ہیں۔ جناب! بلڈنگ پہ ہماری جو۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: ابھی خیال رکھیں، اب تو ادھر ہوں کہ آپ اس پہ آئے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ اب ٹریژری بنچز ہیں، آپ ہمیں اب سپورٹ کر رہے ہیں۔ (تالیاں)

بلڈنگ پہ ہماری جو بجٹ ایلوکیشن تھی اور جو ہم نے Expand کیا Hundred percent، میں آپ کے بیان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے ہائر ایجوکیشن کا ذکر کیا، صرف ہائر ایجوکیشن نہیں بلکہ ڈسٹرکٹ اے ڈی پی 100 پرسنٹ، سکول اینڈ لٹریسی 98.9 پرسنٹ، انرجی 94 پرسنٹ، فنانس 92 پرسنٹ، ہائر ایجوکیشن 108 پرسنٹ، ہوم 100 پرسنٹ، انڈسٹری 82 پرسنٹ، لاء انڈسٹری 98 پرسنٹ، روڈ، آر اینڈ بی، روڈ ڈیویلپمنٹ 248 پرسنٹ، روڈ 133 پرسنٹ اور اس طرح سپورٹ 109 پرسنٹ یعنی ریوائز بجٹ کا 97 پرسنٹ جو ہے، ہم نے استعمال کیا ہے تو ہم زیرو پرسنٹ نہیں، 97 پرسنٹ ہے جناب، 100 سے 50 پرسنٹ نیچے رہ گیا ہے۔ ہمارا فوکس تھا جناب! اس میں ایجوکیشن، ہیلتھ، انرجی، سپورٹس، ٹورازم اینڈ یوتھ آفیئرز۔ ان چیزوں کو سامنے رکھ کے اور Certainly لاء اینڈ آرڈر، انرجی کا آپ کو علم ہے کہ کتنا بحران ہے اور ان شاء اللہ ہمیں امید ہے کہ Very soon ہم 659 میگاواٹ ان شاء اللہ اپنے سسٹم میں شامل کر لیں گے۔ ایجوکیشن پر تو بڑی بات ہوتی ہے، ایجوکیشن کے خلاف، 111 بلین اس کا بجٹ ہے ٹوٹل، تینوں ایجوکیشن کو ملا کر، سکولز اینڈ لٹریسی، ہائر اینڈ ٹیکنکل ایجوکیشن، یہ Almost 111 ارب ہے جناب، اب اس میں جو پروگرام چل رہے ہیں، آپ سب کو معلوم ہے۔ اقراء فروغ تعلیم ہے، روخانہ پختونخوا، عاطف خان یہاں پہ نہیں ہیں، ان کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ شاید ہوں گے، میں چیف منسٹر کو، عاطف خان کو، ان کے ڈیپارٹمنٹ کو ہزارہ کے عوام کی طرف سے سلوٹ پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے وہ سکولز جو

زلزلے میں Damage ہوئے تھے، 760 سکولز، ان سارے سکولوں کو تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا۔ جناب، پہلے بھی تو یہاں حکومت تھی، پچھلے پانچ سال بھی، اس حکومت کے دور میں ان سکولوں کو جو صحیح بنے ہوئے بھی تھے، معمولی سا کریک تھا، ان کو Repair کیا جا سکتا تھا جناب سپیکر، دیار کی لکڑی نکالنے کی خاطر اور چادریں بیچنے کی خاطر ان سکولوں کو مسمار کر دیا گیا اور آج نو سال گزر گئے ہیں، وہ ہمارے بچے کیا اس صوبے کے بچے نہیں تھے کہ وہ درختوں کے نیچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں، بچے بھی اور بچیاں بھی اور بارشوں میں ان کو چھٹیاں دیدی جاتی ہیں، سردیوں میں بھی وہ اسی کھلے میدان میں، یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے، یہ کام تھا مرکزی حکومت کا، یہ 'ایرا' کا کام تھا۔ 'ایرا' اور 'پیرا' نے ملکر وہ سکول توڑے ہیں، بنانا بھی ان کا کام تھا لیکن پچھلی حکومت نے وہ پیسے یہاں سے دوسرے صوبے میں منتقل کر دیئے۔ ہزارے کا حق جو تھا، وہ لاڑکانہ تک پہنچ گیا لیکن اب اس دور میں جناب سپیکر، ہماری حکومت نے ان 760 سکولوں کو تعمیر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے او ران شاء اللہ یہ حکومت ان کو ضرور تعمیر کریگی۔

(تالیاں) جناب سپیکر! ہیلتھ میں جو کام ہو رہے ہیں، وہ ساری دنیا کو نظر آ رہے ہیں، سکولز میں جو کام ہو رہے ہیں، وہ ساری دنیا کو نظر آ رہے ہیں اور ہمیں آپ کی حمایت چاہیے میرے بھائی اور بہنوں! ہم اکیلے نہیں کر سکتے، ہم نے ایک سمت کا تعین کر لیا ہے، دیکھیں آپ سے کہ کہیں ہسپتال صرف شہرام نے ٹھیک کرنا ہے، شہرام خان نے اور سکولز صرف عاطف خان نے اور کالج صرف میں نے؟ نہیں، آپ ہمارے دست و بازو ہیں، ہم ایک دوسرے کے، آپ اپنے سکولوں کو خود دیکھیں کہ جہاں آپ کو کوئی پرابلم نظر آتا ہے، وہ آپ ہمارے سامنے لائیں۔ کالجوں میں جا کر دیکھیں جو پرابلم ہے، ہمارے ساتھ شئیر کریں۔ ہسپتالوں کے دورے کریں، جا کر دیکھیں جہاں کوئی کمی ہے، وہ ہم سے بات کریں یہاں پہ تاکہ مل جل کے ہم اس کام کو کریں۔ وہ شعر ہے ناکہ:

ے مل جل کے ارض پاک کو رشک علم کریں　　　کچھ کام آپ کیجئے کچھ کام ہم کریں

کیا ہو گا؟۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> ہم تو ٹریژری بنچوں پر نہیں، ہم تو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اپوزیشن نہیں، ہم کہتے ہیں جی آپ ہمارے دست و بازو ہیں یا ہم آپ کے دست و بازو ہیں، آپ ہسپتالوں میں جائیں، سکولوں میں جائیں، کالجوں میں جائیں اور ہمیں بتائیں کہ جی یہ Missing facilities ہیں، ہم نے دور نہ کیں تو ہمارا قصور ہے۔ جناب سپیکر، ہیلتھ سیکٹر میں دوررس اقدامات کئے جارہے ہیں، 50 کروڑ انسولین کیلئے رکھ دیئے گئے، کینسر کیلئے رکھ دیئے گئے، انسولین کیلئے ڈھائی کروڑ کا روپیہ رکھا گیا۔ اسی طرح تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کیلئے، ایمرجنسی کیلئے ایک ارب روپے Allocate کر دیا گیا۔ مردان، ملاکنڈ، چترال، کوہاٹ، کوہستان، تورغر، بٹگرام، بونیر، یہ کوہستان کے ہمارے بھائی کل تقریر کر رہے تھے، ستار صاحب کہ جی کوہستان کو Ignore کیا گیا، بالکل Ignore نہیں کیا گیا، بہت زیادہ پیسے ہیں ہیلتھ کے اندر بھی اور دوسرے سیکٹرز کے اندر بھی اور ان علاقوں میں بحالی کیلئے ڈیڑھ ارب روپیہ رکھ دیا گیا، موبائل ہیلتھ سروس شروع کی جا رہی ہے صوبے میں اور کر دی گئی، دو میڈیکل کالجز بن رہے ہیں، کوہستان میں ڈی ایچ کیو ہاسپٹل بن رہا ہے، ہنگو میں اور کوہستان میں ہسپتالوں کی تعمیر ہو گی۔ تنظیم السائل والمحروم کے تحت 50 ہزار مریضوں کا مفت علاج ہو گا، 7 ہزار طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے، 14 سو افراد کو ہنر سکھائے جائیں گے، یوتھ سنٹر کیلئے کھیل کے میدان، ٹیلنٹ اور یہ ساری چیزیں اس بجٹ میں شامل ہیں اور اس صوبے کے عوام کیلئے تو ہیں اور جیسے میری بہن نے کہا کہ خواتین کیلئے تو جو پانی کے منصوبے نہیں، وہ مردوں کیلئے نہیں وہ خواتین بھی اس سے مستفید ہوں گی۔ یا روڈ بنیں گے، پل بنیں گے تو مرد نہیں گزریں گے، یہ Collectively سب تک اس کا جو فروٹ ہے، وہ جاتا ہے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے گھنٹی بجائی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پشاور کیلئے Safe city project، وہ بہت بڑی سکیم ہے ہماری، اب یہاں ہم کہیں کہ پشاور کو تیس بتیس بلین کیوں دے دیئے گئے اور میرے شہر کو کیوں نہیں دیا گیا؟ پشاور ایک ہمارا کیپیٹل ہے، (تالیاں) اس کی سیفٹی کیلئے پانچ سو کیمرے لگائے جا رہے ہیں جناب سپیکر، تاکہ اس کیمروں میں کوئی بھی مجرم جو ہے، ان کیمروں کی نظر سے بچ کے نہ جا سکے۔ تو کیا ہم اس پہ اعتراض کریں کہ پشاور کو کیوں یہ ڈیڑھ ارب سیف سٹی پراجیکٹ دیا گیا یا یہاں کیوں ماس ٹرانزٹ دیا جا رہا ہے؟ ایسی بات نہیں ہے، یہ Need basis کا بجٹ ہے، جہاں پہ بھی پانی کی ضرورت ہے، جہاں پہ روڈ کی ضرورت

ہے،اس کو ہم نے Ensure کرنا ہے۔جناب سپیکر،اس میں بلین سونامی ہماری بہت بڑی سکیم ہے ان شاء اللہ، ہم اس میں اپنے سکولوں و کالجوں کے سٹوڈنٹس کو بھی استعمال کریں گے، عوام کو بھی استعمال کریں گے تاکہ ہم اپنے اس صوبے میں جو بلین سونامی ہے،اس کو Ensure کرسکیں اور ہر طرف سرسبز باغات ہوں اور درخت ہوں اور Lush green area ہو اور ان شاءاللہ ہم اس کیلئے بھرپور جدوجہد کریں گے۔آٹے اور گھی میں سبسڈی، کہتے ہیں جی یہ غریبوں کا بجٹ نہیں ہے،اس میں کچھ نہیں رکھا گیا، یہ پہلا بجٹ ہے کہ جس میں جو غریب لوگ ہیں، ان کیلئے ہم نے یہ سبسڈی دی اور پھر کہتے ہیں ٹیکس لگادیئے گئے، تو کیا ٹیکس نہ لگائیں تو غریب کو بھی کچھ نہ دیں، تو کہاں سے ہم بجٹ کو Manage کریں گے ؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سو یہ چیزیں ضروری تھیں جو میں نے آپ کے نوٹس میں لانا تھیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم کا خیال رکھیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں آخر میں تمام ممبران اسمبلی اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے Patiently سنا اور میری آپ سے درخواست ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سب نے باتیں کرنی ہیں، آپ اطمینان رکھیں موقع دیں گے سب کو ان شاءاللہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کہ آپ آج بھی ہم پہ تنقید کریں، کل بھی تنقید کریں، جہاں ہم غلطی کرتے ہیں، ہمیں Right side پہ آپ نے لانا ہے۔ہم آپ کے تعاون کے منتظر ہیں لیکن صرف اور صرف یہ آپ ہمیں ذمہ دار نہ ٹھہرائیں۔ سی ایم صاحب نے یہاں کئی دفعہ کہا کہ آپ اپنے ہسپتالوں کو وزٹ کریں، سکولوں کو وزٹ کریں، کالجوں میں جائیں اور جو آپ کی کمی ہے، وہ ہمیں بتائیں ان شاءاللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہماری یہ کمٹمنٹ ہے، ہم اس کو پورا کریں گے۔تھینک یو ویری مچ سر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سلیم خان صاحب، سلیم خان صاحب۔یہ مہربانی کریں جب کوئی بھی بات کریں، حوصلے سے سنیں۔ یہ کل جو ہماری ڈیبیٹ ہوئی، بہت اچھی ڈیبیٹ ہوئی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس قسم کی ڈیبیٹ ہو، کسی کی تقریر میں Interference نہ ہو۔ سلیم خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ہم آپ سے ریکویسٹ یہ کرتے ہیں کہ یہ سارے اٹھ کر دوسرے محکموں کے جواب دیتے ہیں، کوئی ایک کا جواب دے رہا ہے کوئی دوسرے کا، ایجوکیشن والے بھی جواب دے رہے ہیں، ہیلتھ میں تو کم از کم۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دوسرا یہ ہے کہ وقت کا بھی خیال رکھیں کیونکہ سب نے بولنا ہے، تو کوشش کریں کہ وقت کے اندر اندر اپنی تقریر ختم کریں۔ سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ، شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ نے مجھے ٹائم دیا بجٹ پہ بولنے کیلئے۔ سر! جب بجٹ پیش ہو رہا تھا، جب بجٹ کی تیاری ہو رہی تھی تو لوگ بڑے خوش تھے کہ ہمارے صوبے کا دوسرا بجٹ جو ہے، وہ آرہا ہے۔ اس میں سر، عوام بڑے خوش تھے کہ مہنگائی میں کمی ہوگی، لوڈشیڈنگ میں شاید کمی ہوگی، ملازمین خوش تھے کہ تنخواہوں میں زیادہ اضافہ ہوگا، نوجوان بڑے خوش تھے کہ ملازمتوں کے بڑے مواقع ملیں گے۔ اس طرح کسان بڑے خوش تھے کہ ٹیکس میں انہیں ریلیف ملے گا اور اس طرح ہم ایم پی ایز کہ ہمیں ڈیویلپمنٹ کی سکیمیں ملیں گی، اپنے حلقوں میں کام کریں گے مگر سر! جب بجٹ پیش ہوا تو بہت مایوسی ہوئی، نہ عوام کو کوئی خاص اس میں ریلیف دیا گیا، نہ مہنگائی کو کم کرنے کیلئے کوئی پالیسی بنائی گئی، نہ لوڈشیڈنگ کو کم کرنے کیلئے کوئی پالیسی بنائی گئی، نہ ملازمین کی تنخواہوں میں خاطر خوا اضافہ کیا گیا، دس فیصد اضافہ ہے جو کہ نہ ہونے کی برابر ہے۔ اس طرح جو نوجوان ہیں، ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان، ان کیلئے ملازمتوں میں مواقع جو ہیں، وہ صرف چار فیصد ہیں، وہ بھی لوکل گورنمنٹ کے اندر کچھ پوسٹیں ہیں، باقی کی ہمیں کوئی پوزیشن نظر نہیں آرہی ہے۔ اس طرح کسانوں کے ٹیکسوں میں اضافہ کیا گیا۔ اس طرح ایم پی ایز کے حلقوں میں جو ڈیویلپمنٹ کی Proposal تھی، کچھ اضلاع کے علاوہ باقی اضلاع کو جو پسماندہ اضلاع ہیں، ان کو Ignore کیا گیا، بہت افسوس ہوا جب یہ بجٹ ہم نے دیکھا اور نہ صرف ہم بلکہ عوام بڑے ناخوش ہیں، باہر جا کر ہم جب لوگوں سے پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے، ٹیکسوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! صحت اور تعلیم کے حوالے سکیموں کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اس میں جو پرانی سکیمیں ہیں، انہی کو جاری رکھا گیا ہے اور اس طرح سر! بہت افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ پسماندہ اضلاع کو ترقی دینے کی باتیں ہو رہی ہیں، گزشتہ دو سالوں سے محترم فنانس منسٹر صاحب اپنی تقریر کے اندر کئی دفعہ

یہ کہہ چکے ہیں، میرے محترم چیف منسٹر صاحب خود یہ کہہ چکے ہیں کہ پسماندہ اضلاع کو ترقی دیکر دوسرے اضلاع کے برابر لائیں گے مگر مجھے بہت بہت زیادہ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر انصاف کی بات ہو رہی ہے، یہاں جو ٹارگٹس رکھے گئے ہیں، بجٹ کیلئے حکومت کی ترجیحات ہیں، اس میں یہ شامل کیا گیا ہے کہ مہنگائی، بے روزگاری اور ناانصافی کے خاتمے کیلئے بہتر خدمات کی فراہمی کیلئے کوشش جاری رکھنا، یہ ساری ترجیحات ہیں حکومت کی مگر افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو ترجیحات فکس کی گئی ہیں اس تقریر کے اندر، وہ ہمیں بجٹ کے اندر کہیں نظر نہیں آرہیں، بہت افسوس ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنے ضلع کی بات کرونگا، بہت پسماندہ ضلع ہے، ہمارا چترال 15 ہزار سکوائر کلومیٹر پر پھیلا ہوا ضلع ہے، اگر دیکھا جائے تو صوبے کا 1/5 حصہ ہے اور بہت افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ جب ہم اس بجٹ کو اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اس کے اندر سر! آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ میرے حلقے میں صرف ایک پراجیکٹ رکھا گیا ہے، وہ بھی ایک پل کی تعمیر ہے صرف پانچ کروڑ سے اور سر! چترال بھی ملاکنڈ ڈویژن کا ایک حصہ ہے اور چترال کے سات اضلاع میں سے ایک ضلع جو ہے چترال ہے میرا، محترم فنانس منسٹر کا تعلق بھی اسی ڈویژن سے ہے، وہ چترال کے کونے کونے سے واقف ہیں مگر افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان کو چترال نظر نہیں آیا شاید لواری ٹنل لواری ٹاپ بیچ میں ہونے کی وجہ سے شاید اس کو چترال نہیں نظر آیا ہو گا یا میرے محترم چیف منسٹر کو لواری ٹنل لواری ٹاپ کی وجہ سے چترال نظر نہیں آیا ہو گا اس وجہ سے ہمیں محروم رکھا گیا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے، میں برملا یہ کہتا ہوں کہ مجھے بتایا جائے کہ کیا چترال اس صوبے کا حصہ نہیں ہے، کیا چترال اس ملک کا حصہ نہیں ہے کہ ہمیں اس طرح محروم رکھا گیا ہے؟ ایک ضلع میں 29 ارب روپے کے پراجیکٹس دیئے گئے ہیں، پھر بھی ہمارے ممبران خوش نہیں ہیں اور ایک ضلع میں صرف پانچ کروڑ روپے کی ایک سکیم اس بجٹ کے اندر شامل کی گئی ہے، مجھے بہت افسوس ہوا جناب چیف منسٹر صاحب! میں اتنا مایوس ہوا اس بجٹ کو دیکھ کے کہ جو دعوے تھے حکومت کے کہ پسماندہ اضلاع کو ترقی یافتہ بنائیں گے، یہ بالکل ایک جھوٹ تھا، ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور اس کے علاوہ سر! ہمارے چترال میں اس وقت جو صورتحال ہے، ہمارے کچھ منسٹر ایڈوائزر بھی جا چکے ہیں، روڈوں کی حالت جو ہے، کھنڈرات بنے ہوئے ہیں، جو پچھلے سال کا سیلاب آیا تھا، ایک سال گزرنے کے باوجود بھی ہمیں ایک چوانی نہیں ملی، اس روڈوں کی بحالی کیلئے ایک روپیہ بھی نہیں

ملا، وہی روڈ تباہ و برباد ہیں، وہی پل گرے ہوئے ہیں اور شاید پروڈکشن بند ہے، اسی طرح گاؤں ملیامیٹ ہو چکے ہیں، وہی ایری گیشن چینل تباہ و برباد ہیں مگر کسی کو چترال نظر نہیں آیا۔ اگر واقعی چترال اس صوبے کا حصہ نہیں ہے تو ہمیں بتایا جائے، ہمیں وہ راستہ دکھایا جائے کہ چترال اس صوبے کے نقشے میں نہیں ہے، آپ اپنے لئے کوئی اور راستہ ڈھونڈیں۔ اگر چترال اس صوبے کا حصہ ہے تو ہمارے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے، ہمارے لوگوں کے ساتھ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ اگر میرا تعلق اپوزیشن سے ہے تو چترال کے سارے عوام اپوزیشن میں نہیں ہیں۔ مجھے صرف 12 ہزار ووٹ ملے ہیں، وہاں تو لاکھوں لوگ رہتے ہیں، وہاں کے عوام جو ہیں وہ ہر مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں، کیا میری سزا سارے عوام کو دی جا رہی ہے، کیا یہی انصاف ہے اس حکومت کا کہ ہمارے لوگوں کو ہر دفعہ پیچھے رکھا جا رہا ہے؟ اعلانات کے باوجود، میرے محترم چیف منسٹر نے برملا اعلان کیا تھا کہ لواری ٹنل کو میں تین ارب روپے دونگا، لوگ بڑے خوش تھے اور کورین بھی بڑے شوق سے کام کر رہے تھے مگر وہ تین ارب روپے کا کہیں پتہ بھی نہیں چلا، چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت اپنی Contribution کوئی ایک ارب دو ارب چترال کیلئے رکھتی، یہ صوبائی حکومت حالانکہ خان صاحب خود چترال آکر، جب اپنے وزٹ پر آئے تھے عمران صاحب تو وہ خود اعلان فرما گئے تھے کہ لواری ٹنل کو، ان شاءاللہ ہماری حکومت آئیگی لواری ٹنل کو ہم بنائیں گے مگر یہاں پر افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ لواری ٹنل بھی کسی کو نظر نہیں آیا۔ خدارا یہ ناانصافیاں ختم کریں، خدارا یہ ہمارے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، اس کو ختم کریں، اگر نہیں ہوا تو Definitely پھر عوام نکلیں گے، سڑکوں پر نکلیں گے اور وہاں پر ایک بغاوت برپا ہوگی اور ہمارے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، اس کا ازالہ حکومت کرے۔ ہم کس کو چیخیں گے، کس کے سامنے جا کر فریاد کریں گے؟ جب کہیں ہماری نہیں سنی جائیگی تو Definite جو حالات بن رہے ہیں، سا و تھ وزیرستان کے اندر یا بلوچستان کے اندر یا دوسرے اضلاع کے اندر، علاقوں کے اندر وہ صرف Totally اس محرومی کی وجہ سے ہو رہے ہیں اس Ignorance کی جہ سے ہو رہے ہیں تو کیوں ہمیں Ignore کیا جا رہا ہے؟ ہمیں بتایا جائے اور بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پورے چترال میں صرف ایک بنیٔ ہسپتال کیلئے کچھ پیسے رکھے گئے ہیں، ایک ایون برتج کیلئے کچھ پیسے رکھے گئے ہیں، کیا یہ انصاف ہے؟ سر، میں محترم چیف منسٹر صاحب سے بھی اور محترم فنانس منسٹر صاحب سے بھی Humbly request

کرتاہوں کہ اس بجٹ کو Revise کریں، اس بجٹ کو آپ دیکھیں اور چترال کے جو منصوبے ہیں، جو ہماری ترجیحات ہیں، وہ آپ کے سامنے ہیں۔ پی ٹی آئی کے دوستوں نے بھی دی تھیں چترال کی ترجیحات، وہ بھی آپ کے سامنے ہیں، ڈائریکٹیوز ایشو ہونے کے باوجود وہ شامل نہیں کئے گئے ہیں۔ اس بجٹ میں چیف منسٹر صاحب نے کلاش ویلی کیلئے 50 کلو میٹر روڈ کی تعمیر کیلئے ڈائریکٹیو ایشو کیا تھا مگر وہ بھی اس کے اندر شامل نہیں ہے، گرم چشمہ روڈ کیلئے ڈائریکٹیو مجھے ملا تھا، وہ بھی اس کے اندر شامل نہیں ہے، خدا کیلئے یہ ناانصافیاں یہ بند ہونی چاہئیں اور لوگوں کو ان کا جائز حق، وہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے، وہ دے دیں۔ Thank you so much

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میڈم معراج ہمایون۔ اچھا مولانا صاحب، مولانا صاحب بات کریں۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آج ایک افسوسناک واقعہ، ٹانک کے ساتھ ملحقہ علاقے ٹرائبل میں ہمارے سنیئر مولانا صالح محمد شاہ صاحب کے بیٹے کو قتل کردیا گیا ہے، شہید کردیا گیا ہے، یہ انتہائی افسوسناک واقعہ آج صبح ہوا ہے، نامعلوم افراد نے ان کو گولیوں کا نشانہ بنایا تو جناب سپیکر! مسلسل یہ واقعات ہورہے ہیں، جنوبی اضلاع کی طرف جائیں، ہماری تمام سیاسی پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں، ان کے سیاسی کارکنوں کو، ان کے علاقے کے اہم افراد کو، پارٹیوں کے اہم افراد کو قتل کیا جارہا ہے اور ان کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں، ہم پالیسیوں پر بھی بات کرتے ہیں اور ہماری پالیسیوں کی وجہ سے آج جو ملک کے حالات اور صورتحال بنی ہے، اس کا بھی ہم ذکر کرتے رہتے ہیں لیکن ایک بات ضرور ہے، ہمارے یہاں پر بہت سارے ایم پی ایز بھی ایسے بیٹھے ہوئے جن پر مختلف Timing پر حملے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکی زندگی بچائی ہے۔ لیکن اگر ہم یہ دیکھیں، ہم تو سیاسی لوگ ہیں، ہم قربانیاں دیتے رہینگے ایک پرامن پاکستان کیلئے اور ہم پرامن پاکستان کی بات کرتے رہینگے اور ہم ان پالیسیوں کی بات کرتے رہینگے جس پر ہمارا پاکستان کامیابی کی طرف جاسکتا ہے، اس کا مستقبل جو ہے پرامن ہوسکتا ہے، اس کا مستقبل روشن ہوسکتا ہے جناب سپیکر! اور ہم اپنی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دینگے لیکن پھر بھی ہم یہ حکومت سے بھی اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیے کہ جو حالات ہمارے آگے بن رہے ہیں، یہ جواب آپریشن ہے اور اس کے بعد کے واقعات، اس سے جو لوگ متاثر ہونگے، جو آئی ڈی پیز کا

آنا ہے، اس کیلئے کیا ہو رہا ہے اور On the whole اس کا ہمیں جائزہ لینا ہے تاکہ ہم اس طرح کے واقعات کو کس طرح روک سکتے ہیں؟ ورنہ ہم روز یہاں پر بیٹھ کر اسمبلی میں صرف تعزیت ہی کر سکتے ہیں، صرف دعا ہی مانگ سکتے ہیں۔ اگر ہمیں صرف تعزیت اور دعا مانگنی ہے اور ہم نے کچھ نہیں کرنا تو پھر ان حالات کو کوئی روک نہیں سکتا، پھر یہ روز اس طرح کے واقعات ہونگے۔ تو یہ انتہائی زیادتی آج ہوئی ہے اور انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور یہ آج کا نہیں، روز کوئی نہ کوئی واقعہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ تو میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں اور اس واقعے کی پرزور مذمت کرتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات کو روکا جائے اور ان حالات کا جائزہ لیا جائے۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کیلئے فاتحہ بھی کریں، مفتی جانان صاحب! دعا کر لیں جی۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر، مجھے اگر موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، فیصل صاحب، راجہ فیصل۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

راجہ فیصل زمان: سر، آپ کی طرف سے کل ہم سب کو ایک میسج موصول ہوا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ آپ سب لوگ اپنی سیکورٹی کا خیال رکھیں اور غیر ضروری Activities پر نہ جائیں اور میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ڈی پی او نے مجھے لیٹر لکھا ہے کہ آپ کے پاس کوئی سیکورٹی ہے، وہ واپس لے رہے ہیں کہ آپ Unauthorized ہیں اور آپ ہم سے سیکورٹی لے رہے ہیں تو پھر ہم اپنا خیال خود ہی رکھیں گے، یہ نہیں رکھے گا ہمارا خیال، تو وہ اس لئے میرا یہی سوال تھا، آپ کہتے ہیں خیال رکھیں، وہ ہم سے واپس لے رہے ہیں تو خیال ہم کس طریقے سے رکھیں گے؟ میری آپ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے اوپر ابھی دو بجے میٹنگ ہے جس میں تمام پارلیمانی لیڈرز شرکت کرینگے، اس کے اوپر وہاں پوری ڈسکشن ہو گی ان شاءاللہ۔ بس جی، جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، مونږ خو ښنگه چې مولانا صاحب خبره او کړه د سنيټر صاحب ځوئې چې نن په هغه باندې حمله شوې ده، مونږ د هغې مذمت کوؤ او سپيکر صاحب! ستاسو به هم په نوټس کښې وی چې پرون نه دا آئی ډي پيز اوس شروع شوی دی او بيا د آئی ډی پيز په يو ګاډې

باندې حمله اوشوه چې په هغې کښې دوه زنانه هم غالباً چې شهيدانې شوې دی او ماشومان غريبانان په دې دومره سخته ګرمئ کښې او سپيکر صاحب، اوس چې زه راتلم، ما ته ميسج اوشو چې په دې ګلبرګ کښې هم په ټارګټ کلنګ کښې يوه زنانه چې ده، نه پوهيږم سينګره وه، ګلوکاره وه، په هغې باندې حمله شوې ده. سپيکر صاحب، مونږ داسې واقعات چې څومره دی، نه صرف د هغې مذمت کوؤ بلکه غوښتنه هم د دې حکومت نه کوؤ اوبيا پرون ما يو Statement اوکتو نو په مابائدې ډيرزيات عجيبه اولګيدو چې عمران خان صاحب د پنجاب د وزيراعلیٰ نه مطالبه کړې ده، وئيل يئ چې ته استعفې ورکړه، ظاهره خبره ده هلته چې کومه افسوسناکه واقعه شوې ده، په دې باندې ټوله دنيا دردمنه ده او بيا عمران خان صاحب سره د خپل وفد هلته ورغلے هم دے او غالباً ډير ښه کار ئې کړے دے ځکه چې عمران خان قومی ليډر دے او زه په دې خبره نه پوهيږم، زه په دې خبره نه پوهيږم چې په دې صوبه کښې د دوئ حکومت دے او روزانه دلته ټارګټ کلنګ کيږی، په دې يو کال کښې ما عمران خان صاحب او نه ليدو چې هغه راغلے دے او يو کور سره ئے ناسته دے د خپل وفد همراه اور هغوی سره ئې تعزيت کړے دے يا په دې غم شريک شوے دے او بيا بل طرف ته د دوئ حکومت وزيران بيا بيا دا خبره کوی چې د سياست نه بالاتر به خبرې کوؤ. مونږ خو د سياست نه بالاتر خبره کوؤ خو که پنجاب کښې واقعه اوشوه، اګرچې ډير ظلم شوے دے ، ظلم ، دې سره هيڅوک اتفاق نه کوی چې دا ښه شوی دی خو دلته ټوله دنيا چې ده، هغه هغې له يو داسې رنګ ورکوی چې مونږ نه پوهيږو چې د هغوی په شا باندې عزائم چې دی او مقاصد چې دی، هغه څه دی؟ نن اخلاقی طور باندې د دوئ حکومت له پکار ده، د دوئ دلته حکومت دے ، دوئ دلته د حکمرانئ دعويدار دی، دا نمائنده حکومت دے د دې صوبې، روزانه بنياد باندې ، ما هغه بله ورځ دلته پوائنټ آؤټ هم کړه چې په دې سوات کښې هغه بله ورځ تير هفته کښې چې کومه واقعه شوې ده چې دا زمونږ د نيشنل يوتھ آرګنائزيشن صدر چې دے ، هغه شهيد شو، بيا د مظفر علی خان چې ما د هغوی نوم واخستو چې دغه نهه کسان شهيدان شوی وو، لسم ئې چې کوم دے ځوئے په ليډی ريډنګ هسپتال کښې پروت دے ، ما دا خبره پوائنټ آؤټ هم کړه او د هغې

باوجود د نن مونږ له دا حکومت کم از کم د دې خبرې جواب راکړی چې آیا دوئ دې هسپتال ته هغه له تپوس له تلی دی؟ سپیکر صاحب، دا بیا په دې باندې نه کیږی چې یو ګوته ته بل ته نیسې دا ځلور خو هغه د پښتو خبره تا ته راځی، مونږ بالکل په دې خبره باندې نه دې حکومت له پیغور ورکوؤ او نه په دې حکومت باندې الزام لګوؤ خو که بل ته ګوته نیسې چې ته استعفیٰ ورکړه نو بیا د دې غاړې نه مونږ د دې خلقو نه هم دا مطالبه کوؤ چې په اخلاقی توګه باندې چې تاسو د خپلو شهیدانو تپوس نشئ کولې، د خپلو مریضانو تپوس نشئ کولې، خپل خلقو له تحفظ نشئ ورکولې، خپل حکومت او خپله صوبه own کولې نشئ، خپل جنګ ته پردے جنګ وایئ او نن چې کوم آئی ډی پیز راروان دی، تاسو سوچ اوکړئ چې په اتهائیس انتیس باندې روژه ده، دا پښتانه خو تباه شو، کورونه خو تباه شو، اقتصادو کښې تباه شو۔ نن تاسو اوګورئ چې د خپلو بچو سره او د زنانو سره مونږ پینځه منټه د دې اے سی نه بهر په دغه ځائې کښې کهلاؤ نشو پاتې کیدې، د ځاروو پشان هغوی په دې ګاډو کښې راچولی دی، نن بیا دا خبره کیږی چې پنځوس کروړ روپۍ که مرکزی حکومت اعلان اوکړو، زه ستائینه کوم خو نن مونږ تپوس کوؤ کنه چې آیا دا پښتانه نه دی، که په انتظامی توګه باندې دا خلق زمونږ د انتظام د لاندې نه راځی، د پشتونولئ د رشتې په بنیاد باندې او د انسانی رشتې په بنیاد باندې خو مونږ د هغه رشتې نظام خلاصولې نشو، پکار دا دی چې دا حکومت چې دے، دا حکومت د یو ارب اعلان اوکړی یا د دوه اربو اعلان اوکړی او مونږ ورسره مرسته کوؤ چې په دې سختو حالاتو کښې که د ډیویلپمنټ فنډ چې دے که هغه فریز کیږی چې هغه فریز شی خو دا نن په دې سختو حالاتو کښې چې دا پښتنو ته کوم مشکلات دی او هغوی دلته را روان دی سپیکر صاحب، بالکل زه دا ګنړم چې وزیر اعلیٰ صاحب حکومت به زما په دې خبره بد نه ګنړی ځکه چې دا سیاست اوس پاتې شوے دے چې نن په دې ټول ملک کښې پاک فوج اعلان کړے دے، حکمرانانو اعلان کړے دے، دا خو نوے حکومت راغلے وو، صوبائی حکومت او مرکزی حکومت دا خواهش وو چې دا مسئله مونږ د مذاکراتو د لاندې حل کوؤ، مونږ ورسره اتفاق اوکړو خو که نن دا حکمرانان دې نتیجې ته رسیدلی دی او دا فوج دې نتیجې ته رسیدلے دے چې

آپریشن نه بغیر د دې مسئلې حل نشته نو بیا دا خبره کول چې زما نه په دې تپوس نه دے شوے ، بیا دا خبره کول چې زما نه رائې نه ده اخستې شوې، مونږ دا ګڼړو چې دا بیا هغه دهشت ګردو له په یو شکل باندې د هغوی مرسته کول دی۔ نن پکار دا ده چې ټول سیاسی ګوندونه، ټول قوم، د دې وطن هره طبقه د دې فوج سره او د دې سیکورټی فورسز سره اودریږی او دا د دې وطن باغیان چې دی چې د هغوی هم باغیان دی، د دې قوم دشمنان دی، قومی دشمنان دی چې دا ټول قوم چې دے ، دا په یو صفحه باندې اودریږی او د دې دشمنانو مونږ مقابله اوکړو۔ دا خو مونږ منو نه، دا ډیر مضبوط او زورآور ریاست دے ، آیا د دې وطن چند خلق چې دی، هغوی په دې ریاست باندې زورآور کیدې شی؟ دا سپیکر صاحب، بالکل نشی کیدې۔ لهذا په دې مسئله باندې ټولو سیاسی جماعتونو له پکار دی چې په یو پیج باندې شی او مونږ د فوج نه هم دا مطالبه کوؤ چې دا آپریشن د ډیر مؤثره شی، دا د ډیر ټارګټډ شی چې په دیکښې بې ګناه خلق چې دی هغوی او نه وجلې شی۔ د هغې وجه دا ده چې په تیر وختونو کښې عام خلقو سوالونه راپورته کول چې داسې آپریشنې به کیدې، خلقو به سوالونه راپورته کول چې دا آپریشنې چې دے مؤثر نه دی، دا ټارګټ نه دی، مونږ به د هغوی نه هم دا مطالبه کوؤ چې دا کوم عدم اعتماد او کوم سوالونه دا قوم راپورته کوی د سیکورټی فورسز په پارټ باندې، پکار دا دی، زمونږ د هغوی په نیت باندې او د هغوی په عمل باندې هیڅ شک نشته، نن ټول قوم ورسره برابر ولاړ دے ، ان شاء الله که خیر وی خو غواړو دا چې دا ټول قوم په یو پیج باندې اودریږی، زه دې ټول قوم له مبارکی درکوم ان شاء الله چې دا په ټوله دنیا کښې نن د دې دهشت ګردو په وجه باندې مونږ بد نام شو، په یو میاشت کښې ان شاء الله د دوئ بیخ کنی کیدې شی۔مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شاہ فرمان خان، وضاحت کیلئے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ اگر گورنمنٹ کے اوپر ڈیبیٹ ہے تو اگر پارٹی لیڈرشپ کے نام آتے ہیں اور اس کے اوپر Comments آتے ہیں تو یہ بات پھر بہت لمبی چلی جائے گی، اس لئے کہ اگر ہم پارٹی لیڈرشپ کا Analysis کر دیں اور

میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے جناب سپیکر! آج تک میں نے کسی ممبر کی طرف سے کسی کا نام نہیں سنا کہ پارٹی لیڈر کے اوپر کوئی Criticism آئی ہو یا اس کے Analysis میں کوئی بات ہو، اگر ہم بات ادھر سے شروع کریں گے لیکن میں صرف یہی Suggest کر سکتا ہوں کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو شاید ماحول اچھا رہے۔ جو استعفیٰ کی بات ہوئی ہے، وہ حرکت پنجاب پولیس نے کی ہے۔ ویسے بھی بڑے واقعات پنجاب کے اندر ہوئے ہیں، وہاں کے وزیر اعظم کا بیٹا اغواء ہو چکا ہے، وہاں پر گورنر کو قتل کیا گیا ہے، وہاں پر گورنر کا بیٹا ادھر سے اغواء ہو چکا ہے، لیکن ہمیں وہ پتہ ہے کہ اس میں گورنمنٹ کی نیت شامل نہیں ہے اور ان حالات کے اندر پورے ملک کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے لیکن اگر خیبر پختونخوا کی پولیس ایسی حرکت کرے اور لوگوں کو Indiscriminately قتل کر دے اور پھر کوئی ڈیمانڈ کرے کہ حکومت استعفیٰ دے تو وہ صحیح ڈیمانڈ ہو گی، لہٰذا ان واقعات اور ان واقعات میں فرق ہے۔ 35 کروڑ روپے آئی ڈی پیز کی مہمان نوازی کیلئے Already صوبائی حکومت اعلان کر چکی ہے اور ہمارے اوپر جیسے بابک صاحب نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور اس صوبے میں رہتے ہیں، ایک کلچر ہے ہمارا، اگر administratively area different ہے لیکن ہم اس ذمہ داری سے بھاگنے والے نہیں ہیں اور بھی اگر پیسے خرچ ہوں گے تو ان شاء اللہ حکومت اس میں کنجوسی نہیں دکھائے گی۔ ایک بات کہ ہم سے کسی نے پوچھا نہیں، 15 جنوری کو شاید اور نگہت بی بی نے اور اپوزیشن نے ایک ریزولیشن موو کرائی اور ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے ایک ڈیمانڈ کی اور وہ ڈیمانڈ یہی تھی کہ جو مینڈیٹ ملا ہے مذاکرات کے لئے وفاقی حکومت کو، کیا Unanimously سٹیٹس ہے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورا ہاؤس، کوئی گورنمنٹ یا کوئی خاص پولیٹیکل پارٹی نہیں، اس پورے ہاؤس کو ہمیں آخر تک یہ نہیں پتہ چل سکا اور آپریشن کے بارے میں بھی ہمیں میڈیا سے پتہ چلا کہ آپریشن شروع کر رہے ہیں اور اگر پولیٹیکلی ہم ایک پیج کے اوپر نہیں ہیں، Administratively جس صوبے کے اوپر fall out آنا ہے، اگر آئی ڈی پیز نے ادھر آنا ہے، اگر اس حکومت نے جناب سپیکر! ذمہ داری قبول کرنی ہے تو یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بتا دے۔ ہمارے پاس فلڈ کیلئے تو انتظامات موجود ہیں کہ ہمیں دو تین دن پہلے پتہ چل جاتا ہے کہ سیلاب یہاں پر پہنچے گا اور آپ انتظام کریں لیکن جو اتنا بڑا فیصلہ حقیقتاً آپریشن کا ہوا ہے، اس کی تیاری کیلئے صوبائی حکومت کو پہلے سے نہیں بتایا گیا اور آپریشن

شروع ہوتے ہی ہمیں پتہ چل گیا، لہذا ہم صوبائی حکومت اس کیلئے تیار ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، Already فنڈ کا اعلان ہو چکا ہے، جو حالات سامنے آئیں گے اسی طرح React کریں گے، ان کو پیسے بھی دیں گے اور ان کی مہمان نوازی بھی کریں گے، ان کی خدمت بھی کریں گے لیکن جناب سپیکر! یہ کہنا کہ اگر ہمیں پتہ نہیں ہے، ریزیلوشن کے تھرو ہم نے پتہ کرایا کہ اگر مذاکرات ناکام ہیں، اگر ناکام ہیں تو وجوہات کیا ہیں؟ اگر یہ پوچھنا ہمارا حق نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور یہ کہنا کہ ہمیں نہیں بتایا گیا، اس میں حق بجانب ہیں۔ ہمارے ساتھ یہ سارا پراسیس جناب سپیکر! اور ایک فرنٹ لائن پراونس کی حیثیت سے جو ہمارے اوپر اس کے Repercussions ہوں گے، اس حوالے سے ہمارے ساتھ بات نہیں کی گئی۔ ہم پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں ٹائم پر بتایا جاتا تو اور بھی اچھا ہونا تھا، ہمارے ساتھ وہ Secrets share نہیں کئے گئے۔ میں پھر سے ایک دفعہ پھر سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جہاں تک پارٹی لیڈرشپ کی بات ہے، لیڈرشپ کا جو کردار ہے، لیڈرشپ کا جو Role ہے، اس کے اوپر کوئی بھی بول سکتا ہے، شاید ہمارے ساتھ 250 پوائنٹس ایسے ہوں کہ اگر ہم بولیں لیکن اس سے صرف ماحول کی خرابی کے علاوہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔

وزیر اطلاعات: ابھی بھی ہم کہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: معراج ہمایون، معراج ہمایون۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں ایک منٹ لوں گا، میں جناب سپیکر! ایک منٹ لوں گا اور وہ یہ کہ جو ڈیمانڈ پنجاب حکومت کی Resignation کی آئی ہے، اگر خیبر پختونخوا کی پولیس یہ حرکت کرے یا خیبر پختونخوا کا، اتحادی جماعتوں کا یا تحریک انصاف کا اگر کوئی 'گلو' پولیس کے سامنے لوگوں کی گاڑیاں توڑ دے تو کوئی بھی حق بجانب ہے کہ ہم سے Resignation ڈیمانڈ کرے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، ستا سو مشکور یم چې تا سو ما له موقع را کړه۔ اول خو مولانا صاحب چې کوم د سنیټر صاحب د ځوئی د شهادت خبره اوکړه، مونږ هم د هغې مذمت کوؤ۔ بیا چې بابک صاحب هم کومې خبرې اوکړې، زه د

هغې تائید هم کوم خو زه لږ دا دغه کول غواړم جناب سپیکر! یو طرف ته چې مونږ وایو فیډرل ګورنمنټ 50 کروړ روپئ د آئی ډی پیز د پاره اعلان اوکړو، بل خوا ته زمونږ د چا چې اصل دا مسئله ده، د هغوی حکومت وائی چې 35 کروړ، جناب سپیکر! دا خو انصاف نه دے، کم از کم زمونږ حکومت ته پکار وو چې که د هغې نه زیات نشی کولے، کم از کم د هغې برابر اعلان خو کم از کم پکار وو جناب سپیکر! ځکه چې دا مسئله زمونږ مسئله ده۔ دویم جناب سپیکر! دا خبره کول چې یره مونږ ته پته نه وه او مونږ ته دا دغه وه، حکومت دلته کښې پرون خبرې اوشوې چې ډیر لوئې ویژن لری نو ویژن خو هم دې ته وائی چې بهئ کوم را روان مسئلې وی چې د هغې سرے پیش بندی کولې شی، هغه مخکښې نه د هغې ادراک کولے شی او دا خبرې خو د ډیر ورځو نه روانې وې چې یره دا Talks چې دی، دا 'بریک ډاؤن' شوی دی نو دومره دوئ کښې ویژن نه وو چې دوئ د دې د پاره څه contingency planning کړے وے، جناب سپیکر! په دې باندې ځان خلاصول چې یره مونږ خو د تې وی نه خبر شو، مونږ خو د پریس نه خبر شو، په دې څوک تاسو نه معاف کوی۔ جناب سپیکر، دا مسئله چې ده، دا د پښتنو مسئله ده، دا به مونږ Seriously اخلو، دې د پاره سیریس اقدامات اوچتولو ضرورت دے، دا په دې باندې مونږ نشو دغه کولے چې مونږ د Blame game کوؤ، مونږ د دا کوؤ وایو چې یره دا مونږ دا د پریس نه خبر شو، په دې باندې مونږ نه خلاصیږو جناب سپیکر، دې د پاره سیریس اقدامات ضرورت دے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ چیف منسٹر صاحب بات کرلیں جی۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں عجیب عجیب باتیں ہو رہی ہیں، جس دن یہ فیصلہ ہوا، اس دن کور کمانڈر ہمیں بریفنگ دے رہا تھا، گورنر صاحب بیٹھے تھے، میں موجود تھا، کور کمانڈر موجود تھا، ہم تینوں کو نہیں پتہ تھا، جب کور کمانڈر کو نہیں پتہ، گورنر کو نہیں پتہ، مجھے کوئی نہیں پتہ تو کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم غلط بات کر رہے ہیں؟ یہ حقیقت ہے کہ اگر گورنر کو نہیں پتہ، مجھے نہیں پتہ تو یہ صرف ایک آدمی کا فیصلہ ہے۔ ویژن، ویژن ہم نے سب کے دیکھے ہوئے ہیں، وہ سب کو پتہ ہے، ہم ذاتی اس میں ـــــ

جناب سکندر حیات خان: ہم نے بھی دیکھے ہوئے ہیں، بس چھوڑیں۔

جناب سپیکر: ڈیکورم کا خیال رکھیں، جی۔

جناب وزیر اعلیٰ: اور یہاں تک کہ ہم تیار نہیں تھے، یہ بھی غلط ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں انفارم نہیں کیا گیا، ہم نے پوری تیاری کی تھی، کیمپس پہلے سے بننے شروع ہو گئے تھے اور ہم پوری اس کیلئے تیاری کر رہے تھے لیکن ہمیں یہ نہیں پتہ کہ آج فیصلہ ہو گا، ہم سوچ رہے تھے کہ اس کا فیصلہ ہونے والا ہے اور تیاری کر رہے تھے۔ دوسرا اگر وفاق نے 50 کروڑ دیئے تو یہ ان کا حق ہے، یہ ان کا فرض ہے کیونکہ یہ مسئلہ ٹرائیبل کا ہے، ہمارا اس میں پیسہ لگنا ہی نہیں چاہیئے لیکن پھر بھی ہم ان کو اپنا مہمان سمجھتے ہیں، ہم نے اپنا پیسہ دیا کیونکہ یہ سارے پیسے وفاق نے دینے ہیں اور Already وہ Commit کر چکا ہے۔ یہ کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ ہمارے صوبے میں سیلاب نہیں آیا یا ہمارے صوبے میں کوئی یہ مسئلہ نہیں پیدا ہوا، یہ مسئلہ ٹرائیبل کا ہے اور وہاں پر فنڈز وفاق سے دیئے جاتے ہیں، فاٹا کو فنڈز دیتے ہیں اور ہم نے صرف ان کی مدد کرنے کیلئے ہم نے پیسے دیئے ہیں اور ہم اب بھی کہتے ہیں کہ جتنے پیسوں کی ضرورت ہے ہم دیں گے، اور بھی دیں گے لیکن یہ سب کو کلیئر ہونا چاہئے یہ فاٹا کا مسئلہ ہے، وہ فنڈز وہ (مرکز والے) دیتے ہیں، ہمیشہ دیتے ہیں اور آج پہلی دفعہ نہیں ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، پھر بھی اگر صوبہ ان کی مدد کرتا ہے تو کسی کو کیا تکلیف ہے، کسی کو کیوں یہ پریشانی ہے؟ تو یہ پیسے اگر ہم دیں گے بھی تو یہ انکا حق ہے کہ ہمیں واپس کرے کیونکہ ہر ایک نے اپنا اپنا حصہ ڈالنا ہے تو ہم اپنا حصہ ڈال رہے ہیں، ہمیں نہ کسی نے کہا ہے لیکن ہم اپنی طرف سے ڈال رہے ہیں۔ اگر وفاق مدد کرے گا، ہم بھی کرنے کو تیار ہیں لیکن کسی کو یہ کہنا کہ ہم بے خبر ہیں، ایسی کوئی بات نہیں، نہ ہم بے خبر ہیں، ہمیں سب کچھ پتہ ہے لیکن انفارمیشن Date کی ملنی چاہیے۔ یہ تو سب کو نظر آ رہا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے لیکن Exact کسی کو نہیں پتہ تھا کہ یہ آج یا کل شروع ہو گا، تو حکومت پر الزامات لگانے سے بہتر ہے کہ پہلے ان حالات کو دیکھا جائے کیونکہ ملک کے حالات کیا ہیں، صوبے کے کیا حالات ہیں؟ خالی الزامات سے کچھ نہیں بنے گا۔ ہر ایک نے اپنا اپنا حصہ ڈالنا ہے تو ہم بھی کوشش کر رہے ہیں، وفاق بھی کر رہا ہے، فاٹا بھی کر رہا ہے، ہم تو کسی پہ الزام نہیں لگا رہے کہ وہ مدد نہیں کر رہے، ہم تو کہہ رہے ہیں وہ بھی کرے، فاٹا گورنر بھی کر رہا ہے، صوبہ بھی کر رہا ہے تو ان شاءاللہ ان کو

کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔اس صوبے میں ہم نے سارے کالجز، سکول ان کیلئے اوپن کر دیئے ہیں، ہاسپٹلز میں ان کیلئے جو علاج معالجہ ہے، وہ ان کیلئے فری کر دیا ہے۔ جو ہم سے ہوگا ہم کریں گے، جو وفاق کا ہوگا وہ کرے گا، تو ہم نے مل کر یہ کام کرنا ہے، یہ اکیلے کسی حکومت کا کام نہیں ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ایک ہیں، اس صوبے کیلئے، اس پاکستان کیلئے جناب سپیکر صاحب! الزام تراشی ایک دوسرے پر کرنا اور دوسرے صوبوں میں مداخلت کرنا یہ ہر بندے کا، ہر ایک صوبے کے چیف ایگزیکٹیو کا، ان کی پولیس کا، ان کے چیف ایگزیکٹیو کا یہ سب ان کا کام ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں صرف ایک سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ جو اتنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں اور ہم کبھی 'گلو بٹ' کی بات کر رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب! گلو بٹ جیسے لوگ تو ہر صوبے میں پتہ نہیں کتنے ہی موجود ہیں اور پتہ نہیں اس صوبے میں کتنے گلو بٹ جیسے لوگ موجود ہوں گے۔ ایک سر! میں سی ایم صاحب سے یہ بات کروں گی، فاٹا کے بارے میں جو انہوں نے ابھی ارشاد فرمایا کہ فاٹا کی جو Responsibility ہے، وہ ڈائریکٹ مرکز کے Under آتا ہے تو جناب سپیکر صاحب! جب ہم افغانستان کے لوگوں کو یہاں پہ پناہ دے سکتے ہیں، جب ہم انہیں اپنا مہمان بنا سکتے ہیں تو فاٹا تو وہ ایریا ہے کہ جنہوں نے پاکستان کیلئے ہمیشہ قربانی دی ہے اور فاٹا تو وہ ہے کہ جس کیلئے عمران خان صاحب جو ہیں، وہ فاٹا کے دروازے پہ جاکے اور وہاں پہ تو سر! اس وقت پھر عمران خان صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ فاٹا کے لوگوں کو ایڈریس نہ کرتے، ایک تو بات یہ۔ دوسری بات یہ کہ بنی گالہ میں، بنی گالہ میں جب نواز شریف صاحب گئے تو ظاہر ہے ان لوگوں کی بات ہوئی ہوگی، میں اپنی Explanation اس لئے دے رہی ہوں کہ شاہ فرمان صاحب نے میرا نام لیا تب ہی میں اس پہ بات کر رہی ہوں۔ انہوں نے میری بات کی کہ جی جنوری میں ہم لوگوں نے ایک ریزیلوشن یہاں پہ Move کی تھی مذاکرات کیلئے، جناب سپیکر صاحب! ہماری پارٹی لیڈرشپ، ہمارے 'کوچیئرمین'، ہمارے چیئرمین یہ ان کا وژن تھا کہ انہوں نے اس وقت بھی کہہ دیا تھا کہ یہ مذاکرات کامیاب نہیں ہوں گے، آپریشن تک بات آئے گی۔ تو اس وجہ سے بات کر

رہے ہیں کہ اگر یہ اس وقت آپریشن ہوتا تو آج یہ سب کچھ کلیئر ہو کے وہ اپنے گھروں کو جا چکے ہوتے، کم از کم رمضان ان پہ نہ گزرتا۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ چونکہ آج کا ایجنڈا بھی ہم سے رہ گیا، نلوٹھا صاحب! آپ ایک دو بات کریں، اس کے بعد ہم روٹین ایجنڈا پہ چلتے ہیں، روٹین ایجنڈے پہ چلتے ہیں۔ نلوٹھا صاحب، یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں پھر بات کر لیں گے۔ ایجنڈا ہمارا جو رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یقیناً جو مولانا صاحب اور سردار حسین بابک صاحب نے سینیٹر صاحب کے بیٹے کی شہادت کے حوالے سے بات کی، یہ بڑا ایک دکھی واقعہ ہوا ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں چونکہ سردار حسین بابک صاحب اور مولانا صاحب نے بات کر دی تھی، میری ضرورت نہیں تھی لیکن شاہ فرمان صاحب نے جو پنجاب حکومت کی بات کی ہے اور جناب سپیکر صاحب! میں حیران ہوں کہ اس ملک کے اندر چار صوبے ہیں، ایک مرکز کی حکومت ہے، ایک پنجاب کی حکومت ہے، بلوچستان کی ہے، سندھ کی ہے اور خیبر پختونخوا بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر ہے جناب سپیکر صاحب، جب ایک انگلی ہم کسی کی طرف کرتے ہیں تو تین انگلیاں ہماری اپنی طرف ہوتی ہیں، چار انگلیاں ہماری اپنی طرف ہوتی ہیں اور ہمیں یہ سوچنا چاہیے، یہ سوچنا چاہیے جناب سپیکر صاحب! کہ جس طرح انہوں نے کہا کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ صاحب کی بے خبری میں یہ جو کچھ ہوا ہے اور انہوں نے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے ان سے تو جناب سپیکر صاحب! ان کے استعفیٰ سے پہلے پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے اس واقعے کے فوراً بعد پریس کانفرنس کی ہے اور اس نے فوری طور اس واقعے کے اوپر دکھ کا بھی اظہار کیا اور جوڈیشل کمیشن مقرر کیا ہے جو جس کی فیئر انکوائری کرے گا اور ساتھ انہوں نے یہ کہا کہ اگر میں اس میں ملوث پایا گیا تو میں وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دوں گا، خود انہوں نے یہ بات کہی ہے اور صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت (شور) جناب سپیکر صاحب! صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت، میں حیران ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیکورم کا خیال رکھیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ ہمیشہ بے خبر رہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ حکومت ہمیشہ بے خبر رہتی ہے، مذاکرات کی بات ہو تو بے خبر رہتے ہیں، جب تحریک انصاف کے چیئرمین صاحب کو مذاکرات میں طالبان کی طرف سے نامزد کیا گیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے مذاکرات سے اور جناب سپیکر صاحب! میں حیران ہوں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں On board نہیں لیا گیا اور قائد تحریک انصاف نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں معذرت کروں گا، اپنا جو ہمارا ایجنڈا ہے، ہم اس سے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: قائد تحریک انصاف نے دوسرے دن آپریشن کی حمایت کا اعلان کیا، میں نہیں سمجھتا کہ شاہ فرمان صاحب نے ان کی پریس کانفرنس کیوں سنی؟ جناب سپیکر صاحب! ڈی آئی خان جیل کا واقعہ ہوا تو یہ حکومت بے خبر تھی، سوات میں نو لوگ مارے گئے، یہ حکومت بے خبر تھی، ٹارگٹ کلنگ ہوئی، یہ حکومت بے خبر تھی، بھتہ خوری کی وارداتیں ہوتی ہیں، یہ حکومت بے خبر ہوتی ہے، جناب سپیکر صاحب! مہربانی کرکے ان کو جگانے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Okay, okay.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تاکہ ان کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی۔ میں اس موضوع پہ صرف ایک موقع دیتا ہوں، عنایت خان اس کے بعد جو ہے نا اپنا بجٹ، عنایت اللہ۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں بالکل اس موضوع پہ بات نہیں کرنا چاہتا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو لطف الرحمان صاحب نے نکتہ اٹھایا تھا اور انہوں نے، سینیٹر صالح شاہ صاحب کا برخوردار شہید ہوا، اس کی طرف توجہ دلائی تھی، وہی کافی تھا، اپوزیشن لیڈر تھے، سب کے Behalf پہ انہوں نے بات کی۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں اور آپ کے تھرو ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بجٹ ڈیبیٹ ہے اور رولز آف بزنس بھی آپ کے سامنے ہے، میرے خیال میں اس وقت بجٹ ڈیبیٹ تک فوکس رہیں اور ہمارے درمیان اس پہ ڈسکشن اور ایک Understanding بھی، تاکہ بجٹ کو بروقت Conclude کیا جاسکے گا۔

جناب سپیکر: معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ ماحول خو څه ډیر افسوسناک هم شوے وو او ډیر ګرم هم شو او دا زمونږ د صوبې د بدقسمتئ یو مثال دے چې مونږ دلته سیریس یو بجټ ډیبیټ روان وو او اپوزیشن ډیر تیاریئ سره به راتلو او ډیر ښه ډیبیټ روان وو او دې نه ډیر Helpful دغه ملاویدے شو حکومت سائډ ته چې هغه یو دم Derail شو ځکه چې یو دومره افسوسناکه او دومره د خفګان خبره راغله او ټول ډیبیټ چې دے نو هغه طرف ته لاړو۔ زما ریکویسټ دا دے، حکومت ته به مې دا ریکویسټ وی چې د سیکیورټی د پاره لږ خاص توجه ورکړی چې آئنده د پاره دا زمونږ ډیویلپمنټ ایجنډا چې ده نو هغه Derail کیږی نه په پراونس کښې۔ بیا زه خپل ډیر محترم، زه ډیر احترام کوم د خپل فنانس منسټر چې ډیر عظیم یو انسان دے او ډیر پر خلوص او ډیر لائق او ډیر قابل او په دې وجه باندې هغوی ته دومره لویه عهده هم الله ورله ورکړه (تالیاں) خو زما یو ګیله ده، بحیثت یو استاد، همیشه استاذی مې کړې ده او وائی Once a teacher always a teacherنو دا Document چې ما سره راغے نو ما وئیل چې که دا د یو 9th class student ما ته یو دا شان ډاکومنټ راوړلے وے چې هغه کښې stapled pages لګیدلی وو، ما به ورته وئیل چې دا خو رف دے، دا واپس لاړ شه دا چې فیئر کاپی جوړه شی نو ما له ئے راوړه، نو دا زمونږ کوالټی ښائی، زمونږ د حکومتی پروفیشنل کوالټی ښائی چې هغوی په دې باندې پروا نشته چې کوم غوندې ډاکومنټ د ډیپارټمنټ نه اوځی۔ ګریډ 20، ګریډ 21 او مونږ عهدو له خو ډیر اهمیت ورکوو خو کله کارکردګی بیا راشی نو هغه بیا نه وی۔ سپیکر صاحب! په ټوله دنیا کښې A budget is rated on the basis of three things، هغې کښې ټولو نه مخکښې Deficit دے، بیا د Growth ایجنډا وی او دریم چې وی On a principles of equity، که زمونږه بجټ ته تاسو اوګورئ، Deficit خو پرون سکندر خان واضحه طور باندې کهلاؤ کړه چې Deficit کوم کوم ځائې کښې دے او څومره Deficit دے زمونږ؟ که Growth side اوګورئ چې

Growth پکښې څومره دے نو مونږ سره یو هم میګا پراجیکټ نشته دے نو د Growth هغه زاویه نه کتلے شوے بجټ هم نه دے جوړ شوے۔ چې Equity ته راشو نو Equity خو ټولو پوائنټ آؤټ کړو او د ټولو نه مخکښې زه خو بحیثیت د یو ښځې پوائنټ آؤټ کوم چې د زنانوُ د پاره خو هډو هیڅ هم نه دی کښیودلې شوی، بلکه دا زما خیال دے وړومبے ځل دے که تاسو لاړ شئ وائټ پیپر ته او Annual development program contents ته لاړ شئ نو Women empowerment ترې نه اوښکلے شوے دے ، صرف سوشل ویلفیئر دے ، بجټ چې کوم ایښودلے شوے دے ، هغه سوشل ویلفیئر له ایښودے شویدے۔ دغه شان وائټ پیپر باندې هم پیج تهری کښې چې Contents دی نو هغې کښې Women empowerment نشته دے نو د دې نه د حکومت د زنانوُ سره هغه Sympathies او د هغوی هغه Understanding د دې نه پته لګی، دا دویشت ښځې مونږ چې د لته کښې ناستې یو نو مونږ هغوی ته هډو ښکاریږو نه چې زمونږ هم څه حق دے او مونږ هم څوک Represent کوؤ او هغې د پاره هغوی مونږ نه تپوس کوی چې تاسو څه اوکړل او تاسو څه او نکړل؟ بیا چې Equity ته راشو، The major portionهغه ټولو پوائنټ آؤټ کړل چې زیات چې دے نو درې، درې ډسټرکټس راغلی دی او صوابئ کښې هم بیا انصاف نه دے شوے ، هغې کښې هم یو پورا حلقه اوښکلې شوې ده او تاسو پخپله د صوابئ سره تعلق لرئ، تاسو ته پخپله پته لګی چې صوابئ کښې څنګه کیږی؟ نو هغه Equity هغه Violate شوې ده د لته کښې، بیا لس پرسنټ سیلریز خو Increase شوی دی خو یو ځائې کښې ئے Increase کړل، په یو لاس ورله ورکوی نوکر پیشه خلقو له، بل طرف ته پرې Ten percent پروفیشنل ټیکس ئے اولګولو نو په دې لاس (دائیں ہاتھ) ئے ورله ورکوی او په دې لاس (بائیں ہاتھ) ئے ترې نه اخلی، نو هغه خو Zero increase دے خو چا دا پوائنټ آؤټ کړے نه دے۔ دا دریم چې دے نو که تاسو Page 53 باندې اوګورئ د بجټ سپیچ نو پنشن والا له د بیس ګریډ نه بره چې کوم پنشنرز دی، هغوی له د Increase نه علاوه چې کوم Increase announce کړے دے ، هغوی له ورسره 12 هزار د بزرګئ الاؤنس ئے ورله هم ایښے دے نو هغه خو د ډیر خوشحالئ خبره ده چې هغوی د پاره 12 هزار د بزرګئ الاؤنس ورله ورکوی خو

د ګریډ 20 نه لاندې چې کوم دی نو هغوی بزرګان نه دی بیا ؟ هغوی خو ئې نه دی Consider کړی، چې ګریډ 19 کښې څوک ریټائر شی، ګریډ 18 ریټائر شی، 17 کښې ریټائر شی نو هغوی له به دا الاؤنس نه ملاویږی نو د دې نه Equity، د دې نه انصاف پته لګی د تحریک انصاف چې یو ګریډ Benefit کوی بل نه Benefit کوی۔ بیا راځو ټیکسز ته، ټیکسز کښې ایګریکلچر ټیکس اولګولے شو، اوس ایګریکلچر ټیکس اولګولے شو خو هغوی چې دے نو کاپی کړے دے د انکم ټیکس نه، د انکم ټیکس په سټائل باندې، انکم ټیکس په ماډل باندې ایګریکلچر ټیکس هم لګیدلے دے، اوس انکم ټیکس خو چې دے نو هغوی Expenditure خو ترې نه اوښکی خو ایګریکلچر ټیکس له ئے هغه چهوټ نه دے ورکړے، ایګریکلچر ټیکس بس په Gross income باندې به لګی، مطلب دا دے چې'فارمرز' چې دی، زمیندار چې دی نو هغوی په څړې باندې هم ټیکس ورکوی، هغوی به Seeds باندې ټیکس ورکوی او هغوی به هر څه باندې ټیکس ورکوی نو هغوی باندې Duplication شو د ټیکس۔ بیا سکولونو طرف ته به راشو، پرائیویټ سکولز باندې ټیکس اولګیدو، حکومت پکار دے چې شاباشې ورکړے وے او'تهینک یو' ئے وئیلے وے چې 33 percent contribution د پرائیویټ سکولز دے تاسو ته، تاسو خپل کار کولے نشئ، کارکردګی کولے نشئ، ستاسو دومره ماشومان لا اوس هم بهر دی د'سکولنګ' نه، هغوی تاسو راوستلې نشئ نو تاسو پرائیویټ سکولز سره چهیړ چهاړ کوئ، بلکه تاسو هغوی له څه سبسډی ورکړې ده، تاسو ورسره څه Help کړے دے ؟ بابک صاحب وائی Regulate ئے کړئ، ولې ریګولیټ کړی، حکومت څه هغوی له ورکړیدی؟ خپل Efforts باندې خلق راغلی دی چې ورته پته لګیدلې ده چې دومره Gap دے، دومره ماشومان Suffer کوی او زمونږ بالکل Backwardness وجه دا ده چې مونږ مخکښې ترقی نه شو کولے ځکه چې زمونږ خلق تعلیم یافته نه دی۔ نن د بحث ولې په Language باندې کیږی چې انګلش کړو او که اردو کړو، حکومتی خلق پخپله نشی Decide کولے چې مونږدې ایوان ته انګریزی کښې راولو ډاکومنټ که په اردو کښې راولو که پښتو کښې راولو؟ بجټ سپیچ په اردو کښې دے نو نور ډاکومنټس په انګریزئ کښې دی او خبرې چې کیږی نو هغه

ځوک په پښتو کښې کوی او ځوک په انګریزئ کښې کوی او ځوک ئې په پنجابی کښې کوی، نو اول خو دا فیصله اوکړئ چې زمونږ کوم یو Language دے، زمونږ د افسرانو کوم Language دے نو هغه Language پکار ده چې مونږ له راشی۔ نو د پرائیویټ سکول دا خو بالکل نا انصافی ده، هغوی نه د فیډرل ګورنمنټ ټیکس به هم کټ کیږی اوس پرې پراونشل ګورنمنټ بل ټیکس اولګولو او دا ټیکس به چې ځی نو هغه به ټول ماشومانو ته به ځی نو دیکښې څه Help، عوام ته څه Help اوشو او تعلیم ته څه فائده ملاؤ شوله؟ اوس به راشو جی دا سیکټوریل دغه ته به راشو او تعلیم زما شعبه ده، سائنس تعلیم زما Passion دے او هغه خو زه ګډه وډه شمه چې اوګورم چې د تعلیم هغه بنیادی خبرې چې دی، هغه ایډریس کیږی نه۔ حکومت خیال دا دے او د وزیر صاحب به دا خیال وو چې زه بجټ سیوا کړم نو بس د تعلیم ټول مسئلې حل شولې خو هغه فاؤنډیشن چې کوم کوړ دے، فاؤنډیشن چې کوم کچه دے، هغه مضبوط نه دے، هغه نه دے ایډریس شوے۔ تاسو پخپله اوګورئ د بجټ ډاکومنټ کښې پخپله وائی چې پروسږکال دوئ له 13.8 اربه روپئ ورکړې شوې وې، فنډز ورکړے شوے وو اؤ 98 سکیمز دوئ له ورکړی شوی وو، 98 سکیمز دوئ ځان له پخپله سوچ کړے وو او Across the board دا ټول سیکټر، 98 کښې صرف 33 سکیمز پوره شوی دی، نو که جعفر شاه صاحب ما سره مخکښې نه دا خبره ډسکس کړې وې نو ما به زیرو والا لسټ چې وو نو هغه به ډیر زیات شوے وو ځکه چې د 60 نه سیوا خو به د تعلیم شعبه کښې شوے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: د ټائم خیال اوساتئ۔

محترمه معرج ہمایون خان: نه، دا به لږ ما له به Detailاهداف راکړی وو۔ اوس دا ځل ورله 14ارب روپئ ورکړې، 14اربو نه سیوا ورله ورکړې او وائی چې مونږ به 112 سکیمز کوؤ، 112 سکیمز کښې به څه کوؤ، هغه پته هم نه لګی، Work aim ورته هم پته نشته، Goal ورته پته نشته دې، اسان حساب که تاسو اولګوئ د صوبئ پاپولیشن چې دے نو دوه کروړه او اتیاه لکهه دے، دیکښې چې دے نیم په نیمه ماشومان دی، هغه هم چې نیم کړې نو د پرائمری سکولز دی، د دې مطلب دا دے چې 65 ماشومان زمونږ د صوبې چې د سکول د تللو قابل دی او هغې

کښې مونږ سره صرف 28 لاکھ په سکولونو کښې دی، دا نور څه کیږی ورسره هغې د پاره پکار ده چې دوئ کړے وے، د ډراپ آؤټ د پاره ئې هغوی کړے وے چې مونږ څه کوؤ او څنګه به نه کوؤ؟ دوئ خو وائی چې مونږ استاذان پخپله وائی چې 14 هزار کم دی، څومره به ئې سیوا کوی، هغې باندې به څومره پیسې لګوی؟ دوئ خو وائی چې مونږ چې مانیټرینګ سکیمز دی صرف، مونږ ورته فرنیچر ورکړو، څومره Requirement دے، هغه مونږ ته نه ښائی۔ دا مهربانی لږه اوکړه چې اوسه پورې د 30 فیصد د زنانوؤ شرح ولې دوئ اوچته نه کړه؟ د دوئ Aimڅه دے چې پینځه کالو کښې به دا 30 فیصد د زنانه شرح چې ده، خواندګی، دا به دوئ پینځه دیرش ته اورسوی که او نه رسوی؟ هیلتھ ته اوګورئ، هیلتھ کښې هم دغسې حال دے، دنیا کښې WHO چې Density، د Professional density، د ډاکټر Density، د میډیکل سټاف Density چې ده، هغه Minimum 2.5 ده د هزار د پاره، زمونږ چې ډاکټران ډیر راځی، میډیکل دا نور چې دی ټیکنیشنز او نرسز، هغه ډیر کم زمونږ سره دی خو هغه ډاکټران چې ډیر راځی نو هغه هم چې دے نو 0.007 دے، لکه د هزار عوام د پاره صرف 0.007 ډاکټران دی، نو دا خو تاسو ته ایډریس شوے وو۔ مونږ سره پنجاب دادے هیلتھ انشورنس سکیم شروع کړو، مونږ یو هیلتھ انشورنس شروع نه کړو چې عوام ته لکوټې دې هیلتھ کښې هم څه Facility ملاؤ شی۔ زمونږ د کوالټی ټریننګ د هیلتھ والا هغه صفر ده، زمونږ Imbalance دے Health tiers کښې، Tertiary care او د Lower tier هغې کښې بیلنس نه دے راغلے چې څنګه سکولونو کښې نه دے راغلے اوسه پورې چې 'هنډرډ' سټوډنټس پرائمری نه لاړ شی، هغوی ته مډل سکول بیا مخکښې نشته، هغوی کښې صرف 35 پاتې شی چې هغوی سکولونو ته تللے شی ځکه چې د سکولز، مډل سکول Availability نشته، دوئ بس هسې اندازه اولګوی چې مونږ دا ځل مډل سکولز کھلاؤ کړل او هغه کھلاویږی هم نه، نو ریشنلائزیشن باندې پکار دے چې لږ خرچ شوے وو او هغه شوے دے، ویژن هغه وی چې هغه مخکښې نه سوچ اوکړی چې دا زما چې کوم Goal دے او بیا مونږ دومره ډاکومنټس هم سائن کړی دی، انټرنیشنل دغه

دہ چې هغه به مونږ څنګه پوره کوؤ، منسټر صاحب باربار د این جی اوز خبرې کوی نو این جی اوز خو هم شکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: میډم! لږ Kindly مختصر کړئ، ټائم Already دغه دے، لږه مهربانی به وی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! هغه ایجوکیشن والا خبره راشی نو تاسو همیشه بیا دغه شان وایئ چې تاسو هغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ خو هډو د سره نه بنودلی نه دی چې د دوئ څه Achievement وو څه نه وو؟ که تاسو ډ کومنټس اوګورئ نو هغه هیڅ هم نه دی بنودلی، اوس صرف کوی چې 34 سکیمز به وی او هغې کښې به چې دے نو 22 چې دے نو هغه به مونږ ورکوؤ او جناب۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس طرح کرتے ہیں کہ ایک دس منٹ کیلئے، Exact دس منٹ کیلئے بریک دیتا ہوں کیونکہ ارکان اسمبلی کی Interest مجھے تھوڑا وہ لگ رہی ہے، کوئی ایک کپ چائے پی لیں وہ کر لیں، دس منٹ کیلئے صرف بریک دیتے ہیں اور یہ Exact دس منٹ نہیں، پندرہ منٹ میں ایک بجے جو ہے نا، پھر ان شاءاللہ تعالیٰ ہاؤس میں سب کو ریکویسٹ ہو گی، ایک بجے سارے آجائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دوپہر ایک بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میں نے کہا، وہ Interest اتنی ختم ہو گئی تھی کہ اس سے بریک اچھا تھا کہ وہ ڈسکشن۔۔۔۔

ایک آواز: بس ختم ئے کړه۔

جناب سپیکر: یہ نہ کہو۔ جعفر شاہ صاحب تقریر کرو۔ اچھا، بخت بیدار خان۔

(تالیاں)

جناب بخت بیدار: پاس شی کنه جی۔

(شور)

جناب سپیکر: ټائم نشته۔

جناب بخت بیدار: سر! تا ما له داسې ټائم ایښے دے چې څوک نه وی کنه، چې هغه زما کلی وال خو وی کنه۔

جناب سپیکر: کلی وال د راغے، بسم الله کړه خو خوږې خوږې خبرې اوکړه، خوږې خوږې۔

جناب بخت بیدار: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ خوږې خوږې خبرې به وی ان شاء الله۔ جناب سپیکر صاحب! ډیره زیاته شکریه چې تا نن ما له په 15-2014 بجټ باندې د تقریر موقع راکړه۔ زما نه مخکښې زمونږ پارلیمانی لیډر، زمونږ اپوزیشن ارکانو، زمونږ حکومتی ممبرانو صاحبانو او زمونږ فنانس منسټر صاحب په بجټ باندې په تفصیل سره خبرې کړې دی او کوی او لګیا دی، زه به لږه شان خبره کوم خو ماته به وائې نه چې ټائم لږ دے شارټ دے ځکه چې څوک شته هم نه۔ جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: د تقریر موقع ډیره درکوم خو شور به نه کوې په اجلاس کښې۔

جناب بخت بیدار: شور نه کوم۔

جناب سپیکر: هن ټهیک ده۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! تا ته به یاد وی چې کله الیکشن اوشو په دې صوبه کښې او په دې ملک کښې او بیا دې صوبه کښې حکومتونه جوړیدل نو مونږ هم ستاسو سره، قومی وطن پارټۍ په یو ټائم کښې تاسو سره درې څلور میاشتو د پاره په شریک اقتدار کښې وو او د هغې په وجه زمونږ ډیر معزز اراکین آزاد ممبران ستاسو تحریک انصاف پارټۍ Join کړه که چې په هغه ټائم کښې مونږ د جے یو آئی سره-----

جناب سپیکر: که لږ بجټ ته راغلې نو ښه به وی، پلیز۔

جناب بخت بیدار: نه نه لږ صبر، خبره واورئ جی۔ ما سپیکر صاحب! تا ما ته وئیلی دی چې ستا په زړه څه وی، هم هغه به وائې، دا د راسره وعده کړې وه، (قہقہہ) دا د راسره وعده کړې وه-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بخت بیدار: که مونږ-----

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عارف یوسف! Let him to say،آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب بخت بیدار: که دا اتحاد مونږ دې طرف ته کړے وے، که دا اتحاد مونږ دې طرف ته کړے وے، شاید چې دغه آزاد ممبران به نن زمونږ سره په حکومتی ممبرانو کښې شمار وے، ناست به وے۔ زه وایم که تحریک انصاف والا یا زمونږ جماعت اسلامی ورونړه څکه چې سراج صاحب ډیر خفه کیږی، وائی تاسو د پارټئ نوم مه یادوئ، نن که په مزو کښې دی نو دا د قومی وطن پارټئ په وجه په مزو کښې دی-----

جناب سپیکر: مہربانی۔

(شور)

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): پوائنٹ آف آرڈر، یہ جو بات کر رہا ہے، یہ تو-----

(شور)

جناب بخت بیدار: زما عرض دا دے جی، زه هم په هغه ټائم کښې د قومی وطن پارټئ-----

جناب سپیکر: پریږده جی، پریږده، Let them to say

جناب بخت بیدار: د یو رکن په حیثیت باندې په دغه کیبنټ کښې ممبر راغلم او ما سره هم یو منسټری راغله، لیبر، انډسټریز او کامرس او ټیکنیکل ایجوکیشن۔ زما سپیکر صاحب! هغه ټائم کښې چې ما د لیبر ډیپارټمنټ کوم بریفنگ

واخستو، زه به خپله خبره مختصر کوم، نو په هغې کښې درې څلور ځائې کښې ماته کرپشن ښکاره شو، یو په زمکو کښې په اربونو روپئ پټې شوې وې او پټیړی لګیا دی او بل د مزدورانو د بچو چې کوم په سکولونو او کالجونو کښې دی، د هغوی په سکالرشپ کښې په کروړونو روپئ د کال پټیړی او دریم چې کوم سامانونه اخستې کیدو، سټیشنری اخستې کیدله، لیبر ډیپارټمنټ، په هغې کښې د اربونو روپو په هغې کښې کرپشن شوے دے او دا درېواړه کیسونه ما چیف سیکرټری، چیف منسټر ته د دې د پاره لیکلی دی چې ته په دیکښې انکوائری اوکړه او دا پیسې، چې چا غلا کړې ده، Recover ئې کړه خو نن یو کال پس زه بیا هغه مطالبه کوم چې کله سمریانې ما دې حکومت ته په کوم ټائم کښې لیږلې دی، پکار ده چې د هغې ریکوری اوشی په ټائم باندې۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔

جناب بخت بیدار: دویم زما خبره دا ده جی چې کوم سکالرشپ به پټیدو، او هغه به مختلف یونیورسټو اوس ئې هم خوری په کروړونو روپو په حساب باندې، هغه ټائم کښې ما خپل ډیپارټمنټ کښې دا فیصله اوکړه چې د لیبر ډیپارټمنټ د ځان له یونیورسټی وی او هغه یونیورسټئ باندې کار هم شروع شو، زما سره معراج همایون په هغه ټائم کښې پارلیمانی سیکرټری وه او په هغې باندې دوئ ګواه دی چې کوم حده پورې کار شوے دے او سائیټ هم خوښ شوے وو د یونیورسټئ د پاره۔ زمونږ سره د لیبر ډیپارټمنټ سیکرټریټ وو په حیات آباد کښې، هغه سیکرټریټ کښې ورته ما اوویل چې دا یونیورسټی کھلاؤ کړئ، هغه فائنل مرحلو کښې وه۔ دویم زه راځم جی، اوسه په هغې هم کار اونشو، زما د دې کیبنټ ممبران وزیر خزانه صاحب ته به یاد وی چې تیر کال بجټ میټنګ کښې مونږ اول کیبینټ میټنګ کیدو نو فنانس ډیپارټمنټ، ما سره پرنټنګ پریس وو، اووه ورځې ټائم ورکړے شو چې په دې اووه ورځو کښې به د اے ډی پی دا ټول کتابونه تیارروی، 90 پرسنټ پرنټنګ پریس کار اوکړو مزدورانو او دس پرسنټ کار پاتې شو۔ دا به سراج صاحب ته دا خبره یاد وی، 90 پرسنټ کار زما د پرنټنګ پریس قیمت وو 50 روپئ او د دس پرسنټ چې فنانس ډیپارټمنټ کوم بهر اوکړو نو د هغې قیمت وو 100 روپئ۔ زه لاړم د پرنټنګ پریس دوره مې اوکړه

جی، ما وئیل چې وجه څه ده؟ ما هلته کښې اوکتل چې زمونږ مزدوران په لاسو لګیا دی او پرنټنګ کوی۔ هلته نه ما خپل ډیپارټمنټ ته اووئیل چې ماله سمری تیاره کړئ چې زه د پی اینډ ډی نه پیسې واخلم، دلته نوې مشینری اولګوم۔ د 72ء مشینری هلته پرته وه چې ټوله بنده ده او 22 کروړ روپئ پی اینډ ډی ډیپارټمنټ ماته راکړې په هغه ټائم کښې د نوې مشینرئ د پاره، نو زه افسوس کوم هغه تر اوسه پورې انسټال نه شوه۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره کوم چې نن زما وزیر تعلیم ورور پاځی، زما د هیلتھ منسټر ورور پاځی چې مونږ به په سټیشنرئ یا نن دا فنانس والا چې کوم کتابونه جوړ کړی دی په دې باندې به اربونه روپئ خرچ شوی وی او ایجوکیشن ډیپارټمنټ، هیلتھ ډیپارټمنټ او نورې محکمې به هم داسې په اربونو روپئ بهر په سټیشنری لګوی، که دا پرنټنګ پریس دا مشینری لګیدلې وې نو په دیکښې به هغه د کرپشن سسټم ختم شوے وے او مزید خلقو ته به د روزګار موقعې ملاؤ شوې وې۔ دغه شان دوئ زما سره په انډسټریز کښې ایس آر ډی پی وه، یو ایس آر ډی پی ته زه لاړم او ما چې هلته Tour اوکړو، پیښور یو یونټ ته نو هلته هم د 72ء مشینری وه، زما مزدوران لګیا وو په خپلو لاسو ئې کار کولو، ما وئیل چې ولې، ما وئیل چې دا مشینری ولې ولاړه ده؟ وائی چې دا د 72ء مشینری ده ځکه ولاړه ده۔ ما هغوی نه تپوس اوکړو چې تاسو سره بجټ کښې څه پیسې شته که نه؟ هغه ټائم کښې هغوی ما ته اووئیل چې مونږ سره Token money یوه روپئ ده، ما اووئیل تاسو سره خپل څه وسائل شته که نه؟ نو وئیل چې بالکل شته۔ ما اووئیل څو مشینان اخستې شئ؟ وئیل درې څلور مشینان اخستې شو۔ نن چې ایجوکیشن منسټر صاحب وائی چې زه به د دوه نیمو ارب روپو فرنیچر اخلم او دا به کال پس بیا ختمیږی او دغه د پاک جرمن فرنیچر چې کوم دے سپیکر صاحب! دې اسمبلئ ته خو راو نړے شو خو زمونږ هائی کورټ هغه واخستل۔ نن د اسلام آباد هائی کورټ آرډر هغوی له ورکړے دے چې مونږ له فرنیچر راکړئ خو مشینری هم هغه زړه ده، چا په هغې کار اونکړو۔ جناب سپیکر، دا حکومت خو دعوې کوی، شاه فرمان صاحب ډیرې ښکلې خبرې کوی، وزیر خزانه صاحب هم ډیرې ښې خبرې کوی چې مونږ کرپشن ختم کړو خو زه وایم دوئ کرپشن له نور بوټی نال کړل۔ که په دې

شته حالاتو باندې څه دوئ بندوبست کړے وے، نن به خلقو ته روزګار هم ملاؤ شوے وے او کرپشن به هم ختم شوے وے، نن ماته کرپټ وزیر وئیلې کیږی ستا لیډر صاحب او شوکت صاحب ته لیکئ کار کردګی ئې ښه نه ده۔ سپیکر صاحب، زه دا عرض کوم، زه ډیرې زیاتې اوږدې خبرې هم نه کوم حالانکه ما سره ډیر اوږد لمبا چوړا چې ما په دې خپل ډیپارټمنټ کښې څه کړی دی، زه به تا ته د ټیکنیکل ایجوکشن خبره اوکړم، په ایشیا کښې د ټولو نه غټه یونیورسټی ټیکنیکل ایجوکشن ما Propose کړی وه، اکبر ایوب چې کومه خبره کړې وه پرون، اکبر حیات، دے کالج یادوی، کالج نه وو دا یونیورسټی وه، سپیکر صاحب! دا مائیک راته مه Off کوه، لګې زما د ضلعې خپلې خبرې پاتې دی، سپیکر صاحب! زه دا خبره کوم چې نن هغه یونیورسټی دلته جوړه شوې وے نو ملاکنډ ډویژن به هم راتلو، مردان ډویژن به هم راتلو، جنوبی اضلاع به هم راتلې او پیښور به هم راتلو او په دې پیښور کښې به ئې سبق په هغه ټیکنیکل یونیورسټئ کښې وئیلو خو نن هغه یونیورسټی هم نوښار ته لاړه۔ اوس ته ماته اووایه نوښار د سنتو ګوټ دے، هلته به څوک رارسی؟ جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره نن کوم چې دا خو تحریک انصاف هغه انصاف وو چې زه ورته بې انصافه وایم خو زه راځم تلے والا (ترازووالا) له چې په ورځ د قیامت به زمونږ او د دوئ عملونه پکښې تللې کیږی او تپوس به کوم د پاک رب نه، زه هم د یو قوم نمائنده ووم، نن خبره کیږی چې اپر دیر او لوئر دیر ته ټولې روپئ تلې دی او زمونږ اپوزیشن ممبران هم وائی او زمونږ مخالفین او زمونږ دا حکومتی ممبران هم دا خبره کوی۔ جناب سپیکر صاحب، دا یو اسمبلی کوئسچن چې درانی صاحب راوړے وو او د شاه فرمان د محکمې وو، شاه فرمان په هغه ټائم کښې ځان پټ کړے وو، غیر حاضر کړے وو، ټولو له ئې باره باره ملین روپئ ورکړې دی، زما په حلقه کښې زمونږ په اپر دیر کښې او په لوئر کښې شپږ سیټونه دی، دا جماعت اسلامی ګټلی دی او یو بد قسمته زه یم چې ما قومی وطن پارټی ګټلې ده، ما ته زیرو ملاؤ دی او نورو ممبرانو ته باره باره، تیره تیره ملین روپئ ملاؤ دی، باره ارب روپئ لکه هرې حلقې ته ملاؤ دی خو ماته نه دی ملاؤ۔ تیر کال که ته اوګورې اپر دیر کښې او لوئر دیر کښې، دا د اے ډی پی کتاب چې راواخلئ

په ټولو حلقو کښې به روډ وی، په ټولو حلقو کښې مختلف سکیمونه وی خو پی ایف97 دومره بد قسمته حلقه ده چې بخت بیدار ئې کامیاب کړے دے (تالیاں) زما سپیکر صاحب، په ورځ د قیامت به زه د سراج الحق صاحب نه تپوس کوم او دے به ما له جواب راکوی۔ جناب سپیکر صاحب، یو ناروا نه ده، ما سمری جوړه کړه د هیلتھ ډیپارټمنټ، ایس این ای او دې فنانس سیکرټری ماله پاس کړه او دې وزیر خزانه صاحب ته ئے وراورسوله حالانکه وزیر خزانه د ایس این ای د سمری سره څه کار نه وی خو ده د دې وجې نه ایساره کړه چې دا د بحت بیدار د حلقې ده، نن زما ټول هسپتالونه خوشی پراته دی، نو که ما له وزیر صحت صاحب هزار بار کوشش اوکړی، پوسټونه راکړی نو چې هلته فنانس ئې نه پاس کوی نو تا ته زه گناه نه کوم، زه د یو ډیپارټمنټ خامخا، محمود خان زما ډیر زیات خیال ساتلے دے، شته که نشه؟ او د هغه ایریگیشن ډیپارټمنټ چې ما له ئې یو سکیم راکړے دے، ایریگیشن ډیپارټمنټ ما له یو سکیم راکړے دے چې زه د هغې شکریه ستا مخکښې اداکړم (تالیاں) او زه یو خبره داکوم، دا به هله د تبدیلئ حکومت وی او دا به هله د ترازو حکومت وی چې دا کوم تجاویز زمونږ حزب اختلاف ورونړو کومې خبرې کړې دی، کاش چې سراج الحق صاحب او مونږ برابر شو۔ ډیره مهربانی، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: ډیر ښه، تاسره چې کومه دغه وه، ښه کهلاؤ د زړه خبره د اوکړه۔ شاه فرمان خان! تا خبره کړې ده، زما په خیال باندې مونږ سره ټائم ډیر شارټ دے، ټائم شارټ دے او دا زمونږ نوے ممبر صاحب راغلے دے، Just one minute, just one minute

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ جو بخت بیدار صاحب نے خاص کر میرے ڈیپارٹمنٹ کے اوپر کہاکہ جواپوزیشن کوایک ایک کروڑ روپے ملے ہیں یا اگران کے حلقے میں نہیں گئے ہیں تومیں نے ابھی اپنے چیف انجینئر سے پوچھاہے،ان کی تقریر کے دوران اور ملے ہونگے،اگر کہیں سے غلطی ہوئی ہے تومیں یہ Commit کرتاہوں،اگریہ ایساہے کہ جیسے انہوں نے کہاتومیں اس فلورپرCommit کرتاہوں کہ ایک کروڑاس کے اوران شاءاللہNext year میں ایک کروڑ زیادہ دونگا،اگرڈیپارٹمنٹ سے یہ غلطی ہوئی ہے کیونکہ ایک ہی ڈائریکٹیوز تھے لیکن (مداخلت) نہیں نہیں، میں جناب

سپیکر! صرف اس غلطی کی بات کر رہا ہوں، بالکل اگر ایسا ہے اور ان کے پاس وہ پیسے نہیں گئے ہیں تو میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں اور اس کو Rectify کرتا ہوں، اس کو میں Cover کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: او کے۔ سردار فرید صاحب ہمارے نئے ممبر صاحب ہیں، اس کو ہم ویلکم بھی کہتے ہیں (تالیاں) اور یہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

سردار فرید احمد خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے 15-2014 کے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا اور میں معزز ایوان کا بھی اور معزز ایوان کے جو ممبران ہیں، ان کا بھی مشکور ہوں، جس محبت اور خلوص کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا اور میرے لئے یادگار دن ہوگا کہ میں جس دن اس ایوان میں ممبر کی حیثیت سے میرا حلف ہوا تو اس دن اس صوبے کا 2014-15 کی بجٹ تقریر تھی، یہ بھی میرے لئے یادگار دن ہے۔ میں تمام حکومتی اور اپوزیشن کے جتنے بھی اراکین ہیں، میں سب کا مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب جو یہاں ایوان میں موجود نہیں، وزیر خزانہ سراج الحق صاحب کا بھی اور ان کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں کہ وہ ایک پارٹی کے امیر کی حیثیت سے منتخب ہوئے، ان کی قدر کرتا ہوں دل سے۔ جناب سپیکر، یہ بجٹ 15-2014 کا پیش ہوا اس ایوان میں، یہ حکومت کی جو کارکردگی جو اس کا ویژن جو اس کی پورے ایک سال کی کارکردگی کا یہ ایک پروگرام ہوتا ہے، صوبے کی ترقی اور باقی معاملات پر، مگر میں آج تیسرا چوتھا دن ہے، اس ایوان کا حصہ بنا اور میں نے اپنے معزز ممبران کی جو تقاریر سنیں اور اس کے بعد بڑا تعجب ہوا کہ جو اس بجٹ کے اندر جو بھی سلسلہ یا جو بھی ترقیاتی اس صوبے کے حوالے سے چیزیں آئیں، اس کے اندر ہمارے جو اراکین ہیں ان کو پورے حصے کے مطابق وہ حصہ جو ان کو ملنا چاہیے تھا، وہ نہ ملا۔ چونکہ یہ میرا First appearance ہے اس اسمبلی میں، میں وزیر خزانہ صاحب کا نہایت احترام بھی کرتا ہوں اور انہوں نے یہ جو بجٹ تقریر کی، اس کے اندر جو انہوں نے باتیں کیں، اس میں جو تقسیم کار اس صوبے کے حوالے، وسائل کے حوالے سے، اس صوبے کے جو بنیادی تین چار مسئلے ہیں جن میں لاء اینڈ آرڈر ہے، وسائل کی تقسیم ہے، بے روزگاری ہے، اگر یہ ساری باتیں جو اس میں کہی گئی ہیں، اگر ہمارے صوبے میں لاء اینڈ آرڈر نہیں ہوگا جس کا آج بھی اسمبلی کے اندر ذکر ہوا کہ ایک سینیٹر صاحب کے بیٹے کو شہید کیا گیا، یہ معاملات عرصہ دس بارہ سال سے جو

جاری ہیں، اس صوبے میں اس سے پیش نظر کہ ہم جتنی بھی تجاویز اور بجٹ میں جتنے بھی معاملات، جب تک اس صوبے میں امن نہیں ہوگا، لاء اینڈ آرڈر کا سلسلہ ایسے ہی چلتا رہیگا۔ ہم اس صوبے کیلئے جو ترقی کا عمل ہے، اس کو جاری نہیں رکھ سکیں گے، یہ سارا جو لاء اینڈ آرڈر کا سلسلہ ہے، اس کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کا کام ہے کہ اس کیلئے ہم مل بیٹھ کر اس کا حل نکالیں، اس کیلئے سوچیں اور اگر یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہا تو ہمارے صوبے کا بہت بڑا نقصان ہوگا، ترقی کا عمل رکے گا، جو Investors ہیں وہ یہاں سے دوسرے علاقوں میں شفٹ ہو جائینگے، دوسرے صوبوں میں چلے جائینگے اور ہمارا یہ جو بجٹ ہے یا جو معاملات ہیں، جو بھی اس صوبے کی ترقی کا عمل ہوگا، اس میں ہمیں ناکامی ہوگی۔ اس سلسلے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم تھوڑا شارٹ ہے۔

سردار فرید احمد خان: جناب سپیکر، تھوڑا سا ہمیں اگر ٹائم، مہربانی ہوگی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، چلو۔

سردار فرید احمد خان: وسائل کی تقسیم کے بارے میں جو دوسرا عام ایک اہم مسئلہ یہاں ممبران نے اٹھایا، جیسے مرکزی سطح پر نیشنل فنانس کمیشن کی تقرری ہوتی ہے، اس طریقے سے صوبے میں بھی صوبائی فنانس کمیشن ہونا چاہیے، اس کے اوپر قانون سازی ہونی چاہیے کہ وہ ضلع کی سطح پر قائم ہو، اس کی تقسیم کار ہو جو آج اس ایوان میں جو ہمارے ممبران کا گلہ ہے یا جو بھی معاملات ہیں، اس کا ایک ایسا طریقہ کار وضع ہونا چاہیے کہ وہ یہ معاملات اور یہ جو چیزیں ہیں، ایک مستقل اس کا حل ہونا چاہیے کیونکہ یہ جتنے بھی اراکین نے تقریریں کیں اور جو بھی اپنی گزارشات پیش کیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اس صوبے کے جو بھی اضلاع ہیں، ڈی آئی خان ہے، جنوبی اضلاع ہیں، ہزارہ ہے، ایبٹ آباد ہے، ہری پور ہے، ان سب کو مساوی حقوق دیئے جائیں اور جو سلسلہ اس بجٹ میں، ایک یا دو ڈسٹرکٹس کے اوپر نہیں ہونا چاہیے، یہ سب کو ان کے حصے کے مطابق برابری کی سطح پہ انصاف کے تقاضوں کو رکھتے ہوئے یہ ملنا چاہیے۔ دوسرا بڑا اہم مسئلہ بے روزگاری کا ہے، اگر امن قائم ہوگا، ترقی ہوگی، اس میں بے روزگاری کے معاملات بھی حل ہونگے، میں آپ سب ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں جس حلقے سے یہاں منتخب ہو کے آیا، کیونکہ ہمارے صوبے کے گورنر

کے تقرر کی وجہ سے یہ سیٹ خالی ہوئی، اس میں بھرپور الیکشن ہوا جس میں ایک پارٹی کے چیئرمین نے بھرپوراس میں شرکت کی اور میں بھرپور مقابلہ کرنے کے بعد یہاں آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور میں، اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پہ موجود نہیں ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک روایت کے مطابق جو صوبائی حکومت ہے، اس نے اس میں اس طریقے سے Interference نہیں کی مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی دی۔ میں اپنے حلقے کے عوام کا ابھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھرپور مقابلہ کیا اور مسلم لیگ، پاکستان مسلم لیگ نون کے ورکروں کا بھی شکریہ ادا کروں گا اور میں آخر میں کیونکہ ٹائم کی بھی کمی ہے، سپیکر صاحب بار بار ریکویسٹ کر رہے ہیں، ان شاءاللہ جس خلوص، جس محبت کے ساتھ آپ لوگوں نے میرا خیر مقدم کیا ہے، ان شاءاللہ اس کیلئے میں آپ کا بہت شکر گزار رہوں گا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر حیدر علی صاحب۔

ڈاکٹر حیدر علی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ ډیره مننه جناب سپیکر صاحب۔ تقریباً د درې ورځو نه ما د ممبرانو صاحبانو په بجټ باندې تقاریر ډیر غور سره واوریدل، تعمیری او اصلاحی تنقید هم پکښې مخې ته راغے او بعضې تخریبی عنصر هم پکښې وو۔ زما هیله دا ده چې حکومت وزیر خزانه صاحب به د تعمیری تنقید او اصلاح د پاره ګنجائش ایښے وی او ان شاءالله هغه به Consider کوی۔ سپیکر صاحب! زه یو څو خبرې کول غواړم خو زه د بجټ په اعداد و شمار یا تیکنیکی مسئلو کښې پریوتل نه غواړم ځکه چې په هغې ډیر بحث او شو، زه د فکرز په ځائې په Facts باندې، په هغه بنیادی حقائقو باندې یو څو خبرې کول غواړم او ستاسو توجه هم غواړم۔ سپیکر صاحب! مونږ ټول اکثریتی ملګری په دې ټول بحث کښې په یو څو خبرو باندې متفق یو که دې طرف ته ناست دی او که دې لاس ته ناست دی چې دا صوبه یو غریبه صوبه ده، یو جنګ زده صوبه، دا صوبه یو پسمانده صوبه او بیا د بعضې بین الاقوامی ادارو د طرف نه هم په دې صوبې باندې دا تور چې دا بدعنوان ترینه صوبه ده، په دې درې خبرو باندې مونږ باید چې متفق یو خو سوال دا پیدا کیږی چې مونږ ولې غریبانان یو، مونږ ولې پسمانده یو او مونږ ولې جنګ زده یو؟ مونږ په یو

ملک کښې اوسيږو، په هغې کښې نورې صوبې هم شته، په هغې کښې د وفاق نورې اکايانې هم شته، دا ټول تورونه په مونږ ولې لګی؟ آيا-----

(ظہر کی اذان)

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپيکر! زمونږ د پاره د فکر لمحه ده چې مونږ د دې نه ختميدونکو بحرانونو اخر ښکار ولې يو، آخر ولې؟ د دې ذمه داران څوک دی او د دې بحرانونو نه د ويستو او د خپلو راروانو نسلونو د نجات د پاره به لار څوک لټوی، دا ذمه داری د چا ده؟ سپيکر صاحب! د شپيتو کالو نه په دې وطن کښې د دې وطن مسائل او د دې وطن وسائل په هغې باندې هر کال دغسې يو بحث کيږی او هر نوی کال مونږ د نوی بحران ښکار کيږو۔ زمونږ هغه ټول د ترقئ Indicators هغه په لاندې روان دی، که هغه افراط زر دے، که هغه ګرانی ده، که هغه جی ډی پی او جی این پی ده او که هغه نور هغه Indicators دی د يو ملک د اقتصاد، هغه هره ورځ په لاندې روان دی۔ نن د ډالر او د قوم د بين الاقوامی کرنسئ سره چې مونږ خپله موازنه اوکړو نو زمونږ ګاونډی ملکونه چې په هغې کښې بنګله ديش او افغانستان، د هغوی اقتصاد زمونږ نه په بره روان دے خو که مونږ دا Status quo مات نکړو، مونږ هغه Underline causes د دې ذمه وار فورم نه دا ذمه وار خلق هغه Explore نکړل او مونږ خپل وسائل د دې قوم په مفاد کښې استعمال او Exploit نکړل، مونږ د دې جنجال نه وتلې نشو۔ تير ځل زمونږ ځنې ورونړه دلته ناست وو او د دې ځائې ځنې ورونړه هلته ناست وو، په هغه بجټ باندې هم تنقيد کيدو، په هغه تير حکومت کښې، سبا به کيدې شی دا ملګری دلته ناست وی او که هغلته ناست وی، هم د تنقيد دغه سلسله به جاری وی خو بنيادی وجه څه ده؟ سپيکر صاحب! زما په خيال مونږ دا يو Independent اقتصاديات ښکاری، مونږ د Subsidy based اقتصاديات ښکار يو او چې څو پورې يو ملک خپل اقتصاد آزاد نکړی، هغه سياسی آزادی نشی موندلے، هغه سياسی استحکام نشی موندلے، هغه هغه سرمايادارا نظام چې مونږ نن په ګلوبل ويلج کښې اوسيږو، مونږ د هغه Exploitation نه آزاديدے نشو، دلته که مونږ ګورو نو وفاق او صوبو کښې بې چينی ده، غټ قوم راپاځی د وړو قومونو استحصال کوی، زوروړې طبقې راپاځی د کمزورو طبقو استحصال

کوی، زوروور افراد راپاڅی هغه د کمزورو افرادو استحصال کوی، د دې په نتیجه کښې چې کوم محرومی پیدا شوې ده او د هغې محرومئ نه کوم نفرت جوړ شوے دے او هغه نفرتونه ډیرو اوښیارو خلقو په تشدد کښې بدل کړل او دا نن چې دلته تقریباً نیمه ګهنټه هم په دغې بحث اوشو چې هره ورځ شهیدان پیدا کیږی سپیکر صاحب! دا سرمایادارانه نظام د دنیا ضرورت دے چې په کم خرچ باندې زیاته ګټه اوکړی، هغوی خپل صنعتونه په دې بنیاد باندې غریبو ملکونو ته ټرانسفر کړل چې هلته مزدور ارزان دے هلته خام مال ارزان دے هلته پالوشن پیدا کیږی، دغسې هغه خلقو خپل جنګونه چې هغې د صنعت شکل اختیار کړے دے، هغه هم هغه ملکونو ته شفټ کړی دی چې کوم ځائې کښې د هغې صنعت ایندهن ارزان دے۔ نن په دې جدید دنیا کښې د جنګ ایندهن چې دے هغه انسان دے، هغه انسان چې مجبوره دے او نا پوهه دے۔ نن پاکستان او افغانستان د دغې صنعت د ټولو نه لوئې مرکز دے، نن مونږ دا منو چې دا صوبه د دغې جنګ فرنټ لائن ده، د دې کرښې نه اخوا زمونږ دغه وروڼه د دغې جنګ فرنټ لائن دے او هره ورځ په دغه جنګ کښې تیزی راځی او کمی نه راځی۔ ټهیک ده دغه سازش به نور خلق کوی خو دغې سازش له دا Space ورکول دا زمونږ د غلطې حکمرانئ نتیجه ده۔ که مونږ په دیکښې انښتی یو، مونږ بدلون رانه ولو، مونږ انقلاب رانه ولو، مونږ دا خپل اقتصاد په خپلو پښو او نه دروؤ، مونږ یو داسې بجټ جوړ نکړو چې په هغې کښېSelf reliance وی، په هغې کښې Sustainability وی، زه خو دا وایم چې دا اے ډی پی دا نوم چې دے، په دیکښې یو اضافه د یو ټکی بل کول غواړی چې په دیکښې مونږ ایس(S) اولګوؤ چې Annual Developmental Program نه Annual Sustainable Developmental Program پکار دے ځکه چې هر ځل بجټ پیش کیږی چې بل حکومت راشی، هغه په شا کړی۔ څو پورې چې په دې وطن کښې محرومئ نه وی ختمې شوی، څو پورې چې په دې وطن کښې نفرت نه دے ختم شوے، دلته وروروولی نشی جوړیدې او دا هاؤس د هغې نفرت، د هغه بې اتفاقئ یو مکمله عکاسی پیش کوی۔ عزیزانو! مونږ به په دې څو نکتو مونږ متفق یو، مونږ به دا خپله خاوره مور، دا خپل راروان نسلونه په یو خبره باندې ویستې شو چې مونږ

خپل اقتصادیات آزاد کړو، مونږ خپل بجټ داسې پیش کړو چې په هغې کښې د ویلفیئر خبره ویلفیئر خو هغه قومونه کوی چې سرپلس اکانومی لری، بلکه په هغې کښې هم نن په دنیا کښې داسې قومونه شته چې اقتصادیات ئې زمونږ نه ډیر بهتر دی خو د ویلفیئر خبره نه کوی، زمونږ بجټ د نیمې نه زیات په ویلفیئر کښې لاړ شی، دلته کښې علماء حضرات هم ناست دی، دا خو په شریعت کښې هم نشته چې د سړی د خپلو وسائلو نه یو شے زیات وی، په هغه باندې زکواة او حج فرض دے، په هغه باندې ویلفیئر فرض دے، مونږ خیرات غواړو، سوال کوؤ، قرضې اخلو او دلته ویلفیئر کوؤ، دې ته سویت یونین غوندې پاور نه دے ټینګ شوے۔ د سویت یونین نور هیڅ ګناه نه وو، په ډیفنس او د خپلو ملګرو د پاره به ئې قرضې اخستې، خیرات به ئې غوښتو او Subsidized economy ئې چلوله، اخر ئې پکښې سر اوخوړو۔ زه دا خبره کوم چې مونږ غوندې کمزورې صوبه زمونږ غوندې کمزورې اکانومی به په دې Tactics باندې څنګه ځی؟ که تاسو دا غواړئ نن که زه دا ګیله اوکړم کیدې شی زما د صوبې زما د حلقې سره هم انصاف نه وی شوے خو اجتماعی مفاداتو ته به ګورو۔ نن که تاسو دا غواړئ چې دا ټوله اے ډی پی د یوې حلقې ته لاړه شی، دا تجربه خو په تیر حکومت کښې شوې ده، په یو ضلع کښې اتیا اربه روپئ لګیدلې وې، د هغې نتیجې تاسو اوکتلې (تالیاں) خلق په دې باندې ووټ نه ورکوی، خلق په انصاف ووټ ورکوی، خلق د نفرتونو نظام ختمیدو باندی خلق خلقو ته خپل لیډر وائی۔ سپیکر صاحب! زه په چا ذاتی تنقید کول نه غواړم خو پکار ده چې مونږ خپله اصلاح او کړو۔ دلته دا بجټ زه که دې ته Perfect budget اووایم نو دا به مناسب نه وی خو زه دې ته پیپلز بجټ خامخا وایم چې دا یو اولسی بجټ دے، دا یو متوازن بجټ دے، دې هغه ایشوز چې د کومې د وجې نه په دې وطن کښې عدم استحکام دے، په دې صوبه کښې عدم استحکام دے، هغه ایډریس کړی دی۔ زمونږ پینځه اتیا فیصده آبادی په هغې باندې د اعلیٰ تعلیم دروازې په ډیر مکارئ باندې بندې شوې، څه اتیا پینځه اتیا فیصده آبادی، د هغې د پاره میډیم آف انسټرکشنز ته یو ایړدې او په ټول ملک کښې بیا د Competition exams چې دی، هغه په بله ژبه کښې وی، د دې مطلب دا شو چې په Indirect طریقه

باندې تاسو د حکمرانئ د حق نه، د فیصله سازئ د حق نه خپل پینځه اتیا فیصده آبادي چې ده، هغه محرومه کړې ده۔ زه مبارکی ورکوم د تعلیم وزیر صاحب ته چې دومره انقلابی قدم ئې پورته کړے دے چې ان شاءالله تعالیٰ په راروان کالونو کښې به چې دلته کوم خاموش انقلاب راځی او دلته هغه ذهن زمونږ هغه اثاثې چې هغه د دې جوګه دی چې مخ په وړاندې لاړې شی، هغه په حکومت سازئ کښې او فیصله سازئ کښې یو بهرپور کردار ادا کړی۔ تر اوسه پورې محرومه وې د نن نه بعد هغه سفر شروع شو چې په راروان لسو کالونو کښې به ان شاءالله د هغې نتیجې ټوله دنیا او ټول پاکستان اوګوری او زمونږ تقلید به کوی ان شاءالله۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپیکر صاحب، زه خپلې خبرې راغونډوم خو یو خواست دا هم کوم چې که یو طرف ته مونږ تنقید کوؤ، بالکل بجا دے، پکار ده چې د کوم استعمار نه مونږ په د وطن په سطح ګیله کوؤ، هغه استعمار دلته جوړ نشی، چې د کوم انصاف طمع مونږ کوؤ، د کوم انصاف دعوې مونږ کوؤ، پکار ده چې هغه انصاف اول په ځان کښې راولو خو چې کومې ښې خبرې په دې بجټ کښې دی، پکار ده چې مونږ هغه هم Appreciate کړو۔ زه دلته چې د غریبانانو د پاره د ګرانئ په حواله باندې کوم اقدامات د غوړو او د اوړو په حواله باندې پورته کړی شوی دی، دلته په صحت کښې چې کوم انقلابی بدلون د پاره کار روان دے چې منصوبه نه وی، دغه Vicious cycle مات نه وی، مونږ خپل اقتصاد په خپلو پښو اودرولے نه وی، مونږ ځان د دغه سرمایه دارانه نظام د هغه استحصال نه خلاص کړے نه وی، مونږ یو باوقار قوم نه شو جوړیدے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔

ڈاکٹر حیدر علی: او زه مبارکی ورکوم خپل وزیرخزانه صاحب ته، دا د هغه خود انحصاری، Self reliance او د Resilience د اکانومی طرف ته یو قدم وو۔ اوږد سفر پروت دے ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔

ڈاکٹر حیدر علی: زه طمع لرم چې اپوزیشن به په دیکښې ان شاء الله تعالیٰ تعاون کوی۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان، One minute, just one minute، یو Explanation کوی۔ جی۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ دو Clarifications ہیں، ایک تو بخت بیدار صاحب نے ٹیکنکل یونیورسٹی کی بات کی تو وہ موجود ہے اور انجینئرنگ یونیورسٹی As a consultant اس کے اوپر کام کر رہی ہے۔ پرنٹنگ پریس کی بات ہوئی ہے تو اس کیلئے جو پیسے رکھے گئے تھے پچھلے بجٹ میں، وہ کم تھے، مشینری مہنگی ہے تو اس طرح 400 ملین رکھے گئے ہیں اور وہ جو ان کی Suggestion ہے، وہ موجود ہے اور آخری پوائنٹ یہ ہے کہ بخت بیدار صاحب کو Out of 42 crore جو اپوزیشن کو ملے ہیں، نیو سکیم میں ایک کروڑ روپے ملے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ غلطی کدھر ہے، انہوں نے جواب دیا کہ غصے میں تھے، ایک کروڑ سے وہ راضی نہیں ہے، اس لئے اس نے انکار کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر، اگر، (مداخلت) نہیں میں نے یہ نہیں کہا، میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کو دس کروڑ ملے ہیں لیکن اگر ایک کروڑ ملے ہیں اور آپ نے انکار کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے۔ پھر اگر، اگر، اگر یہ ناراض ہیں تو یہ میں پھر بھی اپنے وعدے پہ قائم ہوں، ایک کروڑ ملے ہیں اور ایک کروڑ ان کو میں زیادہ دوں گا، یہ ان کے پاس پھر بھی وعدہ ہے لیکن اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

Mr. Speaker: Madam! Quick, quick. Madam Meraj Humayun, Meraj Humayun, Madam! Quick.

محترمہ معراج ہمایون خان: جی بس بالکل، بس یو جمله کښې زه لږ خپله ګیله دلته رجسټړ کول غواړم چې کله زما سپیچ وو، یو د ښځې سپیچ وی نو تاسو اپله دې پله ګورئ، مونږ ته هډو ګورئ نه، نه وخت راکوئ۔ اوس ډاکټر صاحب زما ډیر محترم دے او ډیر ښکلے سپیچ کوی، هغوی له تاسو نیمه ګهنټه ورکړه، هغه څه Weak غونډې دغه وی، هغې کښې څه داشان څه Concrete دغه نه وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم، پلیز، پلیز۔

محترمه معراج همایون خان: نو دا زما ډیره سخته ګیله ده، بښخوله به ټائم ورکوئ۔

جناب سپیکر: کمنټس څه مناسب نه دی۔

محترمه معراج همایون خان: بښځو له به ټائم ورکوئ او Attention به ورکوئ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: No, no, no, no، بالکل زما خیال دے چې،

The sitting is adjourned till 10.00 a.m. of tomorrow morning.

(اجلاس بروز جمعه مورخه 20 جون 2014 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)